روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۸

نور الحق ہر دو حصہ۔ اتمام الحجۃ
سر الخلافۃ
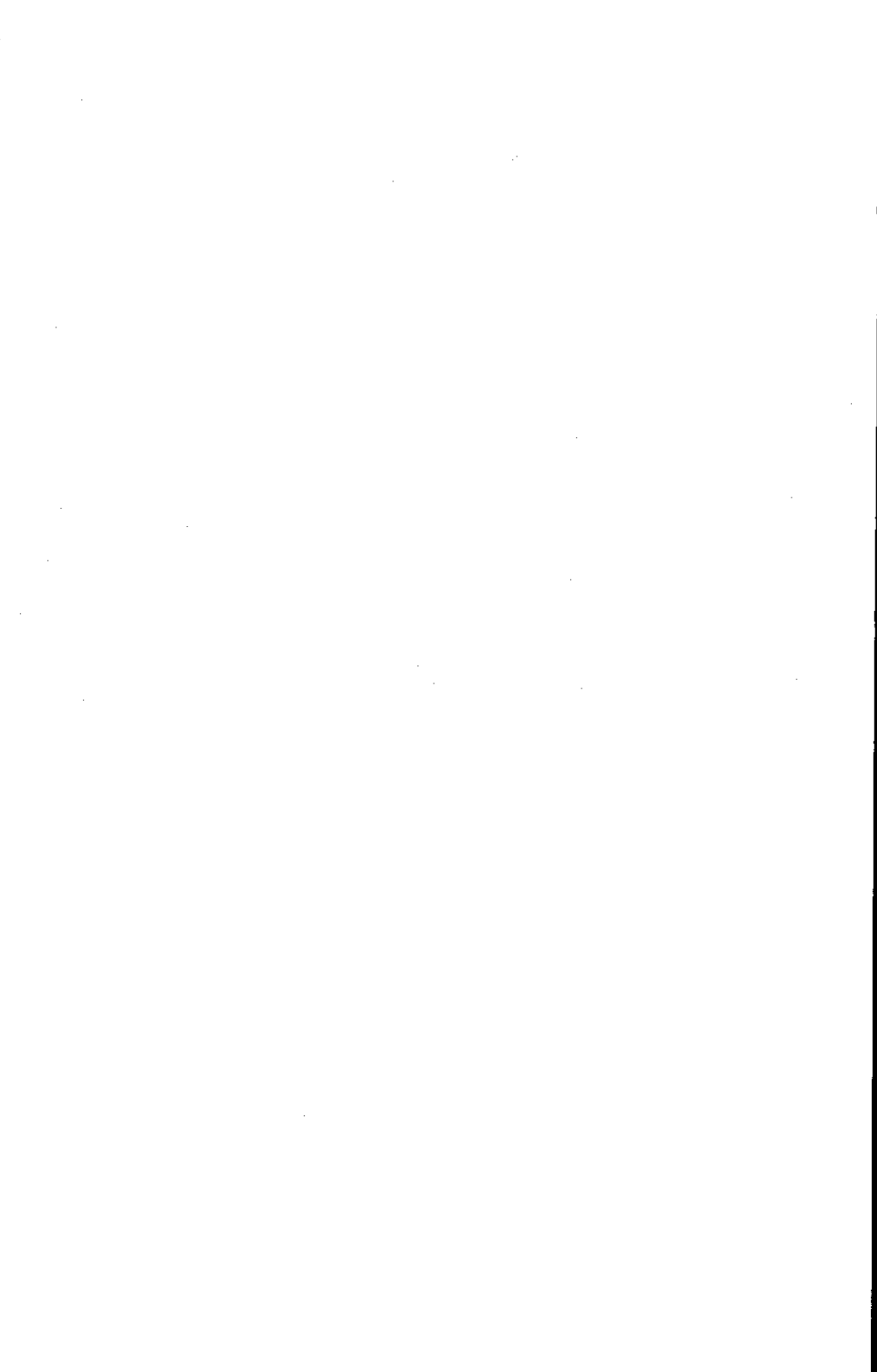
دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبرآیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

رُوحانی خزائن کی یہ آٹھویں جلد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نور الحق ہر دو حصہ اور اتمام الحجۃ اور سرّ الخلافہ پر مشتمل ہے۔ یہ چاروں کتابیں ۱۸۹۴ء کی تصنیف ہیں۔

نور الحق حصہ اوّل

کتاب نور الحق حصہ اوّل جو فروری ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔ فصیح و بلیغ مقفّٰی و مسجّع عربی زبان میں ہے۔ اور نظم و نثر پر مشتمل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کی تالیف کا باعث یہ ہوا کہ جنگ مقدس میں جس کی تفصیل ہم روحانی خزائن کی جلد ششم کے پیش لفظ میں لکھ چکے ہیں۔ عیسائی فریق کو جو شکست فاش ہوئی۔ اس نے عیسائیوں کی کمر توڑ دی۔ اس سے نہ صرف ہندوستانی پادری بوکھلا اُٹھے۔ بلکہ یورپین مشنری سوسائٹیز بھی جو ہندوستان میں مشنری بھیجتی تھیں اس سے فکر مند ہوئیں کہ آئندہ اسلام کا مقابلہ کیونکر ہوگا۔ بہرحال اس شکست کی خفت اور ندامت کو مٹانے کے لئے مرتدین از اسلام پادریوں میں سے پادری عماد الدین نے ایک کتاب "توزین الاقوال" لکھی۔ جو نہایت دلآزار اور اشتعال انگیز تھی۔ چنانچہ ہندو اخبارات "رائے ہند" و "پرکاش" امرتسر و "آفتاب پنجاب" اور عیسائی پرچہ "شمس الاخبار" لکھنؤ نے اس کے متعلق لکھا کہ یہ حد درجہ اشتعال انگیز اور شر انگیز ہے۔ اور ۱۸۵۷ء کے مانند اگر پھر غدر ہوا تو اس شخص کی بدزبانیوں اور بیہودگیوں سے ہوگا۔ (دیکھو جلد ہٰذا صفحہ ۱۴۰ اور ۱۴۱)

اِس کتاب میں اس نے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراضات کئے اور لکھا کہ وہ فصیح و بلیغ نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر نہایت رکیک اور بودے اور شرمناک حملے کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گورنمنٹ کو اُکسایا۔ اور لکھا کہ یہ شخص ایک مفسد

آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طور وطریق میں بغاوت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی جہاد کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ قرآن مخالفین اسلام سے ہر حال میں جہاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس لئے جب اسے طاقت حاصل ہوگی تو ضرور بغاوت کریگا۔ جب یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچی۔ تو آپ نے اسکے جواب میں یہ رسالہ نور الحق حصہ اوّل لکھا! ور پادری مذکور کے جملہ اعتراضات کے مدلل اور مسکت خصم جوابات دئے۔

جہاد

جہاد سے متعلق آپ نے اس رسالہ میں ایک نہایت جامع مانع نوٹ لکھا جو ہر زمانہ کے مسلمانوں اور اعداء اسلام کیلئے بھی۔ اسلامی جہاد کی حقیقت سمجھنے کے واسطے شمع کا حکم رکھتا ہے۔ حضور ؑ فرماتے ہیں :-

"جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف یُونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا۔ بلکہ صرف اُن لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں۔ اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پہ کاربند ہوں۔ اور اس کی عبادت کریں۔ اور اُن لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔ اور مومنوں کو اُن کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں۔ اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور مومنوں پہ واجب ہے جو اُن سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں۔" (جلد ۸ صفحہ ۶۲)

عربی زبان میں تالیف کی وجہ

اس کتاب کے عربی زبان میں لکھنے کی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ یہ مرتدین از اسلام پادری لوگ اپنا مولوی اور علماء اسلام میں سے ہونا مشہور کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے انگریز پادریوں کی نظر میں بھی عزت سے دیکھے جاتے اور انکی خُوب خاطر و مدارات کی جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکے جواب میں یہ کتاب عربی زبان میں لکھی۔ اور انکو چیلنج کیاکہ اگر وہ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ وُہ عالم ہیں اور عربی زبان جانتے ہیں تو اسکے مقابلہ میں عربی زبان میں ایسی ہی کتاب لکھیں اور ان پادریوں کے نام بھی اس کتاب

میں درج کردئیے (ص۱۵۴) بصورت مقابلہ ان کیلئے پانچہزار روپیہ انعام دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔ اور لکھا کہ انکی درخواست پر ہم یہ روپیہ جہاں وہ چاہیں جمع کرا دینگے۔ مگر ساتھ ہی آپ نے یہ بھی اعلان فرمادیا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہوگا! اور یہ ذلیل و رُسوا ہونگے اور شکست کھائیں گے۔ اور تمام دُنیا پر ظاہر ہو جائیگا کہ یہ لوگ عربی زبان سے بالکل جاہل ہیں اور انکے عالم اور عربی دان ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس شخص کو جو عربی زبان سے بالکل جاہل ہو۔ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ جس شخص کی فصاحت و بلاغت کا عرب کے بڑے بڑے ادیب اور شعراء جیسے لبید بن ربیعہ وغیرہ اور عرب کے فصحاء و بلغاء سکہ مان چکے ہیں۔ اور اسکی فصاحت و بلاغت پر کسی عرب نے کسی زمانہ میں بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔

پھر آپ نے اسی کتاب میں پادری مذکور کی پولٹیکل نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے حکومت کو دانشگاف الفاظ میں یہ مشورہ بھی دیا کہ یہ بھوکے ننگے لوگ جو اپنا گذارہ نہیں کر سکتے تھے اور نہ مسلمان ان کے کھانے پینے کا انتظام کر سکتے تھے۔ دنیاوی طمع اور مال و زر اور اچھے کھانوں کے لالچ سے گرجوں میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور اپنے آپ کو اسلام سے متنفر ثابت کرنے کے لئے پاکوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زبانِ طعن دراز کرتے اور گالیاں دیتے اور بدزبانی کرتے ہیں۔ اور بے کار رہ کر اپنے نفس کی خواہشات پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور انکے اکابر نے اُنہیں فارغ بٹھا رکھا ہے۔ اور اس قسم کی بدزبانی کے گناہوں سے اُنہیں روکنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کرتے۔ اُنہیں میرا مشورہ یہ ہے کہ انہیں ایسی خدمات دی جانی چاہئیں۔ جو اُنکی قوم اور پیشہ کے لحاظ سے مناسب ہوں۔ اُن میں سے جو نجار ہے اُسے تیشہ دیا جائے اور دھننے والے کو ایک مضبوط دھنکی (پنجن) اور نائی کو نشتر اور اُسترا۔ اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد کیا جائے۔ تا ہر شخص ان میں سے اپنے کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے۔ اور تاکہ اس انتظام سے وہ فضول گوئی اور بیہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائے (جلد ہذا صفحہ ۵۰) اِس کتاب کے ایک قصیدہ میں آپ نے صلیبی فتنہ کے بداثرات سے محفوظ رہنے کیلئے اور اسکی تباہی کیلئے ایک دردانگیز دُعا بھی فرمائی ہے۔ جلد ہذا صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸)

نور الحق حصّہ دوم

نور الحق حصّہ اوّل کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت عاجزانہ رنگ میں اللہ تعالےٰ سے ایک لمبی دُعا کی ہے۔ اِس میں آپ اللہ تعالیٰ سے خطاب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:۔

"اے خدا! کیا میں تیری طرف سے نہیں؟ اسوقت لعنت و تکفیر کی کثرت ہوگئی۔ فافتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ اے خدا تو آسمان سے میرے لئے نصرت نازل فرما۔ اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی مدد کیلئے آ۔ میں کمزوروں اور ذلیلوں کی طرح ہوگیا اور قوم نے مجھے دھتکار دیا۔ اور موردِ ملامت بنایا۔ پس تو میری ایسی نصرت فرما جیسی تو نے اپنے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدر کے دن فرمائی واحفظنا یا خیر الحافظین انك الرب الرحیم کتبت علیٰ نفسك الرحمة فاجعل لنا حظا منها وارا النصرة وارحمنا وتب علینا وانت ارحم الراحمین۔" (جلد ہذا صفحہ ۱۸۴)

اِس دُعا پر بمشکل ایک ماہ گذرا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی یہ دُعا قبول فرمائی اور سُورج چاند کا گرہن جس کی احادیث نبویہ میں خبر دی گئی تھی کہ سچے مہدی کے ظہور کی یہ علامت ہوگی کہ ماہ رمضان میں تیرھویں رات کو اسکے پہلے حصہ میں چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سُورج گرہن ہوگا۔ اور قرآن مجید کی آیت خسف القمر وجمع الشمس والقمر میں بھی اسی گرہن کی طرف اشارہ تھا۔ اور اسی طرح انجیل متی اور یوئیل نبی کی کتاب وغیرہ اور صلحائے امت محمدیہ کی کتب میں بھی اس کا تذکرہ پایا جاتا تھا۔ اور حضرت نعمت اللہ ولی اور حافظ محمد صاحب لکھوکے والے نے صاف طور پر اس گرہن کو مہدی کے ظہور کی علامت قرار دیا تھا۔ اور ملتان کے ایک مشہور ولی کامل حضرت شیخ محمد عبد العزیز پہاوری نے تو از روئے الہام یہ خبر بھی دے دی تھی کہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ میں ظاہر ہوگا۔ (بدر ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

سو اِس مشہور و معروف پیشگوئی کے مطابق جو مختلف زمانوں میں کتابوں میں شائع ہوتی رہی۔ اور جو شیعہ اور سنی دونوں کی کتب حدیث میں ظہور مہدی کی علامت قرار دی گئی تھی ۲۰ مارچ ۱۸۹۴ء کو چاند گرہن اور ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو سورج گرہن ہوا۔ اور جیسا کہ آپ نے دُعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نصرت نازل فرمائی اور آپ کی صداقت پر چاند اور سُورج کو دو آسمانی شاہد بنا دیا۔ اور اس نشان کا ظہور بالکل یوم بدر کے نشان کی طرح ہوا۔ جسے قرآن مجید میں یوم الفرقان کا نام دیا گیا ہے۔

یہ چاند اور سورج کا گرہن جسے ہزار سال سے صادق مہدی کی شناخت کا معیار قرار دیا جاتا تھا۔ جب ظاہر ہوا۔ تو مولویوں نے ہدایت حاصل کرنے کی بجائے ازراہِ تعصب

قسم قسم کے اعتراضات شروع کر دئے۔ کبھی حدیث کو ضعیف اور مجروح قرار دیا۔ اور کبھی کہا کہ اسکے راویوں میں سے بعض راوی فاسق اور مبتدع اور وضاع ہیں۔ اور کبھی کہا کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن نہیں ہوا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نور الحق حصہ دوم تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے اس نشان کا ایک بے نظیر نشان ہونا ثابت کیا۔ اور علماء کے ان تمام اعتراضات کے جوابات معقول اور مدلل طریق سے بہ شرح وبسط تحریر فرمائے اور فرمایا کہ حدیث متعلقہ خسوف وکسوف ایک نہایت عظیم الشان غیبی خبر پر مشتمل ہے۔ اور پہلے زمانوں میں کسی مدعی مہدویت یا ماموریت کیلئے ایسا خسوف وکسوف کبھی بطور نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اور میں ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔ جو یہ ثابت کردے کہ ماہ رمضان کی انہی تاریخوں میں جو حدیث میں مذکور ہیں کسی مدعی مہدیت اور ماموریت کیلئے خلق آدم سے لیکر آجتک کبھی ایسا خسوف کسوف ہوا ہے۔ نیز آپ نے اس شخص کیلئے بھی ایک ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا۔ جو کتب لغت اور اشعار عرب وغیرہ سے یہ ثابت کرے کہ پہلی تاریخ کے چاند کو قمر کہا جاتا ہے۔ مگر ان انعامات کو حاصل کرنے کیلئے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل پیج پر زیر عنوان "تنبیہ" یہ بھی تحریر فرمایا کہ:۔

> "یہ کتاب مع پہلے حصہ اسکے کے پادری عماد الدین اور شیخ محمد حسین بطالوی صاحب اشاعۃ السنۃ اور انکے انصار واعوان کی حقیقت علمیہ ظاہر کرنے کیلئے تیار ہوئی ہے۔ جس کے ساتھ پانچہزار روپیہ انعام کا اشتہار ہے۔ اگر چاہیں تو روپیہ پہلے جمع کرالیں۔ اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کیلئے تیار ہوں اور انعامی روپیہ جمع کروانا چاہیں تو ایسی درخواست کی میعاد اخیر جون ۱۸۹۴ء تک ہے۔ بعد اسکے سمجھا جائیگا کہ بھاگ گئے اور کوئی درخواست منظور نہیں ہوگی۔"

اور اسی طرح "اتمام الحجۃ" میں بھی رسالہ نور الحق سے متعلق لکھا:۔

> "ہماری طرف سے تمام پادریان اور شیخ محمد حسین بطالوی اور مولوی رسل بابا امرتسری اور دوسرے ان کے سب رفقاء اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں اور درخواست مقابلہ کیلئے ہم نے ان سب کو اخیر جون ۱۸۹۴ء تک مہلت دی ہے۔ اور رسالہ بالمقابل شائع کرنے کیلئے روزِ درخواست سے تین مہینہ کی مہلت ہے۔"

وہ جون کا مہینہ گذر گیا۔ مگر نہ بطالوی اور نہ انکے رفقاء میں سے اور نہ پادریوں میں سے

کسی کو مقابلہ میں آنے کی طاقت ہوئی۔ اور نہ ہی دوسرے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے سامنے آنے کی جرأت۔ اور اپنی خاموشی سے انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ درحقیقت عالم نہیں بلکہ عربی زبان سے بالکل بے بہرہ اور بے نصیب ہیں۔

"اتمام الحجۃ"

یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی رسل بابا امرتسری پر اتمام حجت کرنے کیلئے جون ۱۸۹۴ء میں شائع کیا۔ اِس رسالہ کا کچھ حصہ عربی میں ہے اور کچھ اُردو میں۔ اسکی تالیف کا باعث مولوی رسل بابا امرتسری کا رسالہ حیات المسیح ہوا جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر بجسمہ العنصری زندہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالہ میں قرآن مجید اور احادیث اور آئمہ اور سلف صالحین کے اقوال سے مسیحؑ کی وفات پر مختصر لیکن جامع بحث کی ہے۔ مولوی مذکور نے اپنے رسالہ میں انکے دلائل کو رد کرنیوالے کیلئے ایکہزار روپیہ انعام دینے کا بھی اعلان کیا تھا۔ اسکا ذکر کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

"کہ وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اخیر تک ہزار روپیہ خواجہ یوسف شاہ صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب اور میر محمود شاہ صاحب کے پاس یعنی بالاتفاق تینوں کے پاس جمع کرا کر انکی دستی تحریر کے ساتھ ہم کو اطلاع دیں۔ جس تحریر میں ان کا یہ اقرار ہو کہ ہزار روپیہ ہم نے وصول کرلیا۔ اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد یعنی راقم ہذا کے غلبہ ثابت ہونیکے وقت یہ ہزار روپیہ ہم بلاتوقف مرزا مذکور کو دیدینگے اور رسل بابا کا اس سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔"

اور فیصلہ کرنے والے کے بارہ میں فرمایا کہ ہم

"اس بات پر راضی ہیں کہ شیخ محمد حسین بطالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کیلئے مقرر ہو جائے۔ فیصلہ کیلئے یہی کافی ہوگا کہ شیخ بطالوی مولوی رسل بابا صاحب کے رسالہ کو پڑھ کر اور ایسا ہی ہمارے رسالہ کو اوّل سے آخر تک دیکھ کر ایک عام جلسہ میں قسم کھا جائیں اور قسم کا یہ مضمون ہو۔ کہ اے حاضرین بخدا میں نے اوّل سے آخر تک دونوں رسالوں کو دیکھا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ درحقیقت مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ یقینی اور قطعی طور پر حضرت عیسیٰؑ کی زندگی ثابت کرتا ہے۔ اور جو مخالف کا رسالہ نکلا ہے۔ اسکے جوابات سے اسکے دلائل کی بیخکنی نہیں ہوئی۔ اور اگر میں نے جھوٹ کہا ہے۔ یا

میرے دل میں اسکے برخلاف کوئی بات ہے۔ تو میں دُعا کرتا ہوں کہ ایک سال کے اندر مجھے جذام ہو جائے۔ یا اندھا ہو جاؤں یا کسی اور بُرے عذاب سے مر جاؤں۔ فقط۔
تب حاضرین تین مرتبہ بلند آواز سے کہیں کہ آمین آمین آمین۔ اور جلسہ برخاست ہو۔
پھر اگر ایک سال تک وہ قسم کھانیوالا ان بلاؤں سے محفوظ رہا۔ تو کمیٹی مقرر شدہ مولوی رسل بابا صاحب کا ہزار روپیہ عزت کے ساتھ اسکو واپس دیدیگی۔ تب ہم بھی اقرار شائع کرینگے کہ حقیقت میں مولوی رسل بابا نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی ثابت کر دی ہے مگر ایک برس تک بہرحال وہ روپیہ کمیٹی مقرر شدہ کے پاس جمع رہیگا۔ اور اگر مولوی رسل بابا صاحب نے اس رسالہ کے شائع ہونے سے دو ہفتہ تک ہزار روپیہ جمع نہ کرادیا تو انکا کذب اور دروغ ثابت ہو جائیگا" (جلد ہذا صفحہ ۳۰۵ - ۳۰۶)

یہ رسالہ رؤسائے امرتسر اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور خود مولوی رسل بابا صاحب کو رجسٹری کر کے بھجوایا گیا۔ مگر مولوی رسل بابا صاحب نے اپنے ہزار روپیہ انعام کے اعلان کا پاس نہ کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر کے اپنا کذب اور دروغ ثابت کر دیا۔
مولوی رسل بابا صاحب امرتسری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشد ترین مخالفوں میں سے تھے۔ آپ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں انکا شمار تو مشہور مفسد مخالفین میں کیا ہے۔ اور وہ آخر کار ۸ دسمبر ۱۹۰۲ئہ کو طاعون سے امرتسر میں وفات پا گئے۔

"سِرّ الخلافہ"

یہ کتاب بھی فصیح و بلیغ عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصنیف فرمائی۔ اور جولائی ۱۸۹۴ئہ میں شائع ہوئی۔ اِس کتاب میں آپ نے مسئلہ خلافت پر جو اہلِ سُنّت اور شیعوں میں صدیوں سے زیر بحث چلا آتا ہے سیر کن بحث کی ہے۔ اور دلائل قطعیہ سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اگرچہ چاروں خلیفہ برحق تھے لیکن حضرت ابو بکرؓ سب صحابہ سے اعلیٰ شان رکھتے تھے اور اسلام کیلئے وہ آدم ثانی تھے۔ اور بنظرِ انصاف دیکھا جائے تو آیت استخلاف کے حقیقی معنوں میں وہی مصداق تھے۔ چنانچہ اِس امر کو آپ نے اِس کتاب میں شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ پر شیعہ صاحبان کی طرف سے غصب وغیرہ کے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ انکے مدلل اور

مسکت جوابات بھی دئے ہیں۔ نیز انکے اور باقی صحابہؓ کے فضائل کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور شیعوں کی غلطی کو قرآنی آیات کی روشنی میں الم نشرح کیا ہے۔ پھر اہلسنت اور شیعوں کے آپس کے جھگڑوں کا جن میں اکثر لڑائی اور مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے ذکر کرکے فیصلہ کا ایک یہ طریق پیش کیا ہے کہ ہم دونوں فریق ایک میدان میں حاضر ہوکر خدا تعالیٰ سے نہایت تضرع اور الحاح سے دُعا کریں۔ اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہیں۔ پھر اگر ایک سال تک فریق مخالف پر میری دُعا کا اثر ظاہر نہ ہو تو میں ہر عذاب اپنے لئے قبول کرونگا۔ اور اقرار کرونگا کہ مَیں صادق نہیں۔ اور علاوہ ازیں انکو پانچہزار روپیہ بھی انعام دُونگا۔ اور یہ روپیہ اگر چاہیں تو مَیں گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کرا سکتا ہوں۔ یا جس کے پاس وہ چاہیں۔ لیکن اس مقابلہ کے لئے جو حاضر ہو وہ عام آدمی نہ ہو۔ اور ایسے شخص کیلئے یہ ضروری ہوگا کہ پہلے وہ میرے اس رسالہ کی طرح عربی زبان میں رسالہ لکھے تا معلوم ہو کہ وہ اہلِ علم و فضل سے ہے (صـ۳۳۷ جلد ہذا)

مگر اہلِ تشیع کی طرف سے صدائے برنخواست۔

نیز آپ نے اس کتاب میں عقیدہ ظہور مہدی کا ذکر کرکے اپنے دعویٰ مہدویت پر شرح و بسط سے بحث کی ہے۔ الغرض مسئلہ خلافت پر یہ ایک بیش بہا کتاب ہے۔ جس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کے پڑھنے سے ہی لگ سکتا ہے۔

اس کتاب کے عربی زبان میں لکھنے کا ایک مقصد حضور علیہ السلام نے یہ بھی تحریر فرمایا ہو کہ:۔

"یہ کتاب شیخ محمد حسین بٹالوی اور دوسرے علماء مکفرین کے الزام اور افحام اور انکی مولویت کی حقیقت کھولنے کے لئے بوعدۂ انعام ستائیس روپیہ شائع ہوئی ہے ستائیس دن بالمقابل رسالہ بنانے کیلئے مہلت دیگئی ہے اور یہ ستائیس دن روز اشاعت سے محسوب ہونگے۔"

اور فرمایا "آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آپ کو علم عربی میں کچھ بھی دخل ہے۔ ایک ذرہ بھی دخل ہے تو اب کی دفعہ تو ہرگز مُنہ نہ پھیریں۔ . . . . پچیس جولائی ۱۸۹۴ء تک اس درخواست کی میعاد ہے۔ اگر آپ نے ۲۵ جولائی ۱۸۹۴ء تک درخواست چھاپ کر بذریعہ اشتہار کے نہ بھیجی تو سمجھا جائیگا کہ آپ اس سے بھاگ گئے۔"

مگر جس طرح وہ اور دوسرے مکفر مولوی اس سے پہلی کتابوں کرامات الصادقین اور نور الحق وغیرہ کے مقابلہ میں جن کے ساتھ ہزار ہا روپیہ کا انعام مقرر تھا کتابیں لکھنے سے عاجز آگئے۔ اسی طرح رسالہ سر الخلافہ کے مقابلہ میں خاموشی اختیار کرنے سے اپنا عاجز ہونا ثابت کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عربی زبان

روحانی خزائن جلد ہفتم کے پیش لفظ میں ہم بہ تفصیل لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی زبان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور نشان دیا گیا تھا۔ اور آپ نے جس قدر کتابیں عربی زبان میں لکھیں وہ تائید الٰہی سے لکھیں چنانچہ آپ سر الخلافہ میں بھی تحریر فرماتے ہیں:۔

"مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ مَیں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔"

(صفحہ ۴۱۶ جلد ہذا)

پھر عجیب بات یہ ہے کہ باوجود مقابلہ کرنے والوں کے لئے ہزار ہا روپیہ بطور انعام دینے کا وعدہ کیا گیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں خدا تعالیٰ نے اسد اللہ یعنی شیر خدا کا خطاب دیا تھا نہ کسی مکفر مخالف کو اور نہ ہی عیسائی پادریوں میں سے کسی کو آپ کا مقابلہ کرنے کی جرأت ہوئی۔

خاکسار جلال الدین شمس ۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء
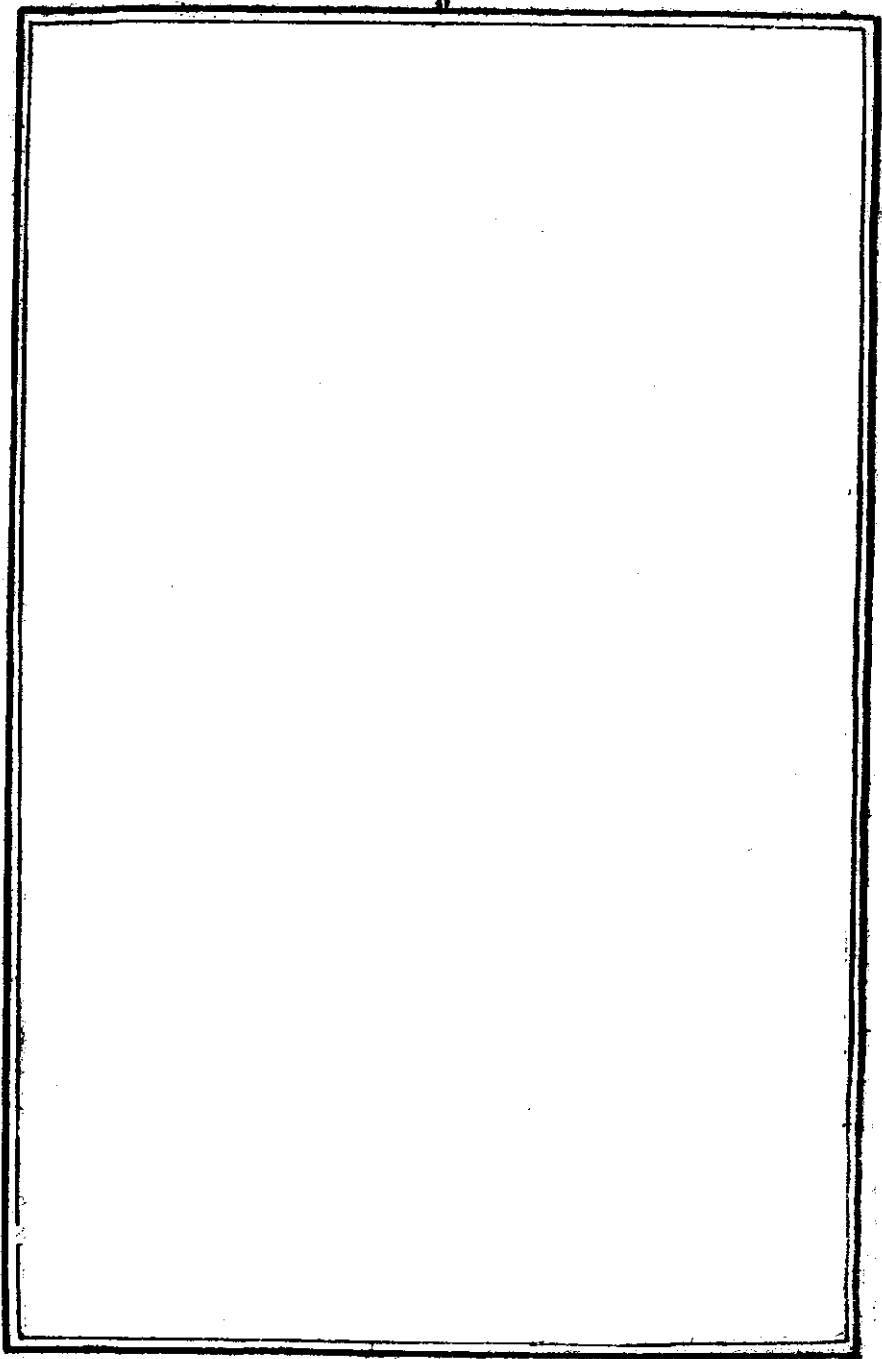
انڈیکس مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انڈکس نور الحق ہر دو حصہ

بصورت خلاصہ مضامین

:(مرتبہ مولوی جلال الدین صاحب شمس):

الف

اللہ ۱۔ اللہ تعالیٰ کی تحمید صـ۲ و صـ۱۸۸

۲۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ مخلوقات کے پیدا کرنے میں اسکا کوئی شریک نہیں صـ۱۱

۳۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو مسیح جیسے اور اُن سے اکبر و افضل ہزارہا بنا سکتا ہے۔ صـ۵۶

آدمؑ اور مسیح ناصریؑ کا مقابلہ دیکھو زیر "عیسیٰ"

آل محمدؐ۔ آل محمدؐ درخت نبوت کی شاخوں کی طرح اور نبیؐ کی قوت شامہ کے لئے ریحان کی طرح ہیں۔ صـ۱۸۸

آیات ۱۔خسف القمر، جمع الشمس و القمر صـ۱۹۴، ۲۰۴

۲۔ یوم یقوم الروح و الملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمٰن صـ۹۸

۳۔ ومن یقل منهم انی اله من دونه فذلك نجزیه جهنم کذلك نجزی الظالمین۔ صـ۱

۴۔ثلة من الاولین و ثلة من الآخرین۔ صـ۲۱۷

اِسلام ۱۔ اسلام غربت کی حالت میں ہے سوائے خدا کے کوئی فریادرس نہیں۔ ہم اپنی قوم سے نا امید ہوگئے۔ نہیں بیدار کرنے کی کوشش کی پر وہ نہ اٹھے۔ وغیرہ صـ۱۷، ۱۸

۲۔ دین اسلام عالم روحانی کیلئے ایک ستون اور مرکز ہے۔ کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک کا تابع ہے اور خدا تعالیٰ جسمانی ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک کی سلامت و کرامت میں رکھی ہے۔ صـ۲۴۹

اشتہار۔ مرتداز اسلام عیسائیوں کے خاموش کرانے کے لئے جن کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ بڑے علماء میں سے تھے۔ حالانکہ وہ عربی زبان سے نابلد محض ہیں۔ صـ۲۵۹، ۲۶۰

اعتراضات ۱۔ پادری عماد الدین کا اپنی کتاب توزین الاقوال میں حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف انگریزی حکومت کو اکسانا کہ آپ باغیانہ خیالات رکھتے ہیں وغیرہ اور اس کا جواب صـ۳۲-۴۲ دیکھو "برطانیہ دولت کی توجہ کے لئے ایک اعلان"۔

۲۔ پادری عماد الدین کے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف اعتراضات کرنے کی وجہ صـ۵-۵۱ دیکھو "عماد الدین"

۳- پادری عمادالدین کے اس اعتراض کا جواب کہ
مَیں دنیا کی بادشاہت یا امارت چاہتا ہوں یہ ہے
کہ ہم آسمانی بادشاہت کے طالب ہیں جو غیر فانی
اور نہ ختم ہونیوالی ہے۔ اور دُنیا میں مؤعظہ حسنہ
اور پُرامن طریق سے صلح اور اصلاح کیطرف بلاتے
ہیں۔ تا لوگ حقیقتِ ایمان طلب کریں اور قرآن
کے دقائق کو سمجھیں۔ صد ۵۳-۵۵

۴- پادری عمادالدین کے اس اعتراض کا جواب کہ
اس زمانہ کے پادری دجال نہیں ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ
کے خلاف حکومت کو بھڑکانا اور اسطرف اشارہ کرنا کہ
آپ اس حکومت کو دجال معہود خیال کرتے ہیں اور آپ باغی ہیں
جواب (الف) ہم دولت برطانیہ کا نام دجال نہیں رکھتے۔
وہ عاقل اور مفکر ہے اور علم و حکمت اور فلسفہ سے
وافر حصہ رکھتی ہے۔ لیکن دنیا کی محبت میں از
سرتا پا غرق اور کسی دین کی طرف اُسے میل نہیں۔
اگر کبھی مائل ہوئی تو اسلام کو قبول کریگی۔ چنانچہ
انکے جوانوں اور علماء کا ایک گروہ اسلام میں
داخل ہو چکا ہے۔ اور ملکہ کے دل میں بھی اسلام
کی محبت ہے۔ صد ۵۸-۵۹

(ب) پادریوں کے دجال ہونے کا ثبوت
بحوالہ لوقا ۳/۲۰-۲۴ صد ۷۷-۸۳

۵- جہاد پر اعتراض کا جواب - دیکھو "جہاد"

۶- پادری عمادالدین کا "توزین الاقوال" میں آیت
یوم یقوم الروح والملائکۃ میں لفظ "روح"
سے یہ استنباط کرنا کہ اس سے نزول مسیح بلکہ
اس کی الوہیت مراد ہے۔
جواب (الف) کتب تفاسیر میں لکھا ہے کہ روح
سے مُراد جبریل یا کوئی اور فرشتہ ہے۔ صد ۹۶
(ب) منطوق آیت بتاتا ہے کہ یہ واقعہ قیامت
سے متعلق ہے۔ ذلك الیوم الحق سے بھی
یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ الیوم الحق سے قرآن
میں قیامت مراد ہے۔

(ج) معترض تو اُسے ابن اللہ یا الٰہ قرار دیتا ہے۔
اور آیت اُسے ایک عبد عاجز اور خدا کا مطیع
قرار دیتی ہے جیسا کہ صفا لا یتکلمون الآیہ
سے ظاہر ہے۔ اور آیت عسٰی ان یبعثك
ربك مقاما محمودا میں اشارہ فرمایا کہ یہ مقام
صرف خیر الرسل اور خاتم النبیین کو حاصل ہے صد ۹۷،۹۸

(د) معترض کا یہ قول کہ عیسٰی وہی رُوح ہے جس کا
قرآن میں جا بجا اور دوسری کتابوں میں ذکر ہے بالکل
جھوٹ ہے۔ انجیل متی باب ۳ میں خود مسیح پر رُوح
القدس کے اُترنے کا ذکر ہے۔ پھر رُوح یسوع کو
جنگل کیطرف آزمانے کیلئے لے گیا۔ تو کیا جسپر رُوح
اُتری اور اُترنیوالی رُوح دونوں ایک ہی ہیں۔ نیز
موسٰی اور داؤد وغیرہ انبیاء پر نزول رُوح کا
ذکر صد ۱۳۲-۱۳۴

(ھ) یہ خیال بھی غلط ہے کہ عیسٰی کو قرآن میں روح
کہا گیا ہے۔ قرآن میں روح منہ کہا گیا ہے اور اس سے
اسکی الوہیت نہیں بلکہ اسکی رُوح دُوسری ارواح
کی طرح ثابت ہوتی ہے۔ اور ایک اور آیت میں
وجمیعا منہ فرمایا اور آدمؑ کے لئے نفخت فیہ
من روحی صد ۱۳۴-۱۳۷ نیز دیکھو "عیسٰی اور آدمؑ"

(د) اعتراض توزین میں اُس نے یہ کہا ہے کہ
وحی قرآن شیطان سے تھی رُوح امین سے نہیں۔
اور شدید القویٰ اور ذی مرۃ کی تاویل کر کے آنحضرتؐ
کی نسبت کہا ہے کہ انکو جنّ کا آسیب تھا اور قرآن
کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کیا اور شدید القویٰ
سے مراد شیطان لی۔

۱- اس کا تحقیقی جواب صفحہ ۱۲۷-۱۴۴

۲- ذی مرۃ سے مراد شیطان نہیں، لغت اور
اشعار اور محاورات عرب سے جواب اور یہ کہ
اسکے معنے قوۃ اور عقل کے ہیں صفحہ ۱۶۵-۱۶۹

۳- قرآن مجید سے اسکی تفسیر کہ دوسری جگہ ذی مرۃ
کی بجائے ذی قوۃ فرمایا صفحہ ۱۶۹

۷- فصاحت و بلاغت، قرآن پر اعتراض کا جواب
دیکھو زیر "قرآن مجید"

۸- اس اعتراض کا جواب کہ قرآن مجید نے عیسائیوں
کا مذہب بیان کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ دیکھو
زیر "قرآن مجید پر اعتراضات"

الہام ۱- وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم صفحہ ۲۵

۲- پادری عماد الدین کو خطاب کہ مجھے خدا تعالیٰ
کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر
قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کر دیگا اور
تجھے رُسوا کر دیگا۔ صفحہ ۱۵۳ و ۲۶۰

انعامات ۱- پانچہزار روپیہ انعام پادری عماد الدین
اور دوسرے مولوی کہلانیوالے عیسائیوں اور
مولوی محمد حسین بٹالوی کیلئے اگر وہ نور الحق کے رسالہ
جیسا رسالہ بنا کر لائیں۔ صفحہ ۱۵۷ اور ۲۶۰ و
ٹائیٹل پیج نور الحق حصہ اوّل و حصہ دوم۔

۲- ایک ہزار روپیہ انعام اُس شخص کیلئے جو یہ ثابت
کرے کہ لغت عرب میں پہلی تین راتوں کے چاند کو
ہلال کی بجائے قمر کہا جاتا ہے۔ صفحہ ۱۹۹

۳- ایک ہزار روپیہ انعام اس شخص کیلئے جو ایسی
مثال پیش کرے کہ کسی وقت مدعی مہدویت یا
ماموریت موجود تھا اور اسکے لئے بطور نشان کے
ماہ رمضان کی حدیث میں مذکورہ تاریخوں میں خسوف
و کسوف ہوا۔ مگر کوئی ایسی مثال پیش نہیں کر سکیگا صفحہ ۲۱۲

انفاق- اعانت دین کے لئے خرچ کرنا ایک بھاری
ذریعہ صلاح و فلاح ہے۔ اور لوگوں کی تعریف
کرنا اور اولیاء کے مقام کو حاصل کرنا اسکے علاوہ ہے صفحہ ۲۵

انگریزی حکومت۔ دیکھو "برطانیہ"

(ب)

برطانیہ ۱- حکومت برطانیہ کی تعریف اور یہ کہ ان کے
عہد حکومت میں قوی ضعیف پر ظلم نہیں کر سکتا۔
اور اگر اس حکومت کی تلوار کا علماء کو خوف نہ ہوتا
تو یہ ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ اور ملکہ راحمہ کا
ذکر۔ صفحہ ۱

۲- دولتِ برطانیہ کی توجہ کیلئے ایک اعلان
جس میں ایک مارسیرت مرتد از اسلام پادری
عماد الدین مؤلف توزین الاقوال کا ذکر ہے جس نے
اپنی کتاب میں ہمیں مفسد اور گورنمنٹ کا دشمن اور
بغاوت پسند قرار دیا ہے اور اسمیں حکومت کو میرے

خلاف لکھا ہے اور میرے ساتھیوں کو موردِ طعن و سب و شتم بنایا ہے اور خیر الرسل کی سخت توہین کی ہے۔ اسکے جواب میں اپنے خاندان اور اپنی خدمات کا ذکر اور قیصرہ کو اسلام کی طرف دعوت اور اسکے لئے دعا کہ اللہ تعالیٰ اُسے توحید پر ایمان نصیب کرے۔ اور یہ کہ میں نے جو گورنمنٹ کی تعریف کی، وہ حکومت کے خوف یا اسکے انعام کی طمع سے نہیں کی بلکہ محض اللہ اور نبی کے فرمان کے مطابق کہ محسن کا شکر ادا کرنا چاہیئے کی ہے ص۳۲-۴۲

۳- برطانیہ حکومت اور مسیح موعودؑ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور تعویذ اور پناہ کے ہوں۔ اور مجھے خدا نے ان کے حق میں بشارت دی ہے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم ص۴۵

۴- یہ حکومت نہایت زیرک ہے وہ مجرم کو ہی پکڑتی ہے۔ چغلخور اُسے دھوکہ نہیں دے سکتے اور اس کی تعریف ص۵۲-۵۳

۵- چونکہ یہ حکومت ہمیں نماز روزہ اور حج اور اشاعت مذہب سے نہیں روکتی اور نہ ہمارے دین کے بارے میں لڑتی یا ہمارے گھروں سے ہمیں نکالتی ہے۔ نہ جبراً عیسائی بناتی ہے۔ پس کوئی وجہ ان سے جہاد کی نہیں پائی جاتی۔ ص۶۲-۶۳

۶- گورنمنٹ کے عدل و انصاف اور حریت دینی اور اشاعت دین کی آزادی دینے پر اسکی تعریف اور اسکا لائق شکریہ ہونا ص۲۴۶

(پ)

پیشگوئیاں ۱- اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ عماد الدین اور دوسرے منکرین از شیخ محمد حسین بٹالوی اور اسکے اعوان نور الحق جیسی کتاب نہیں لکھ سکیں گے ص۱۵۳ و ٹائیٹل پیج حصہ دوم نور الحق

۲- پیشگوئی در بارہ خسوف و کسوف یعنی ماہ رمضان میں چاند اور سورج کے گرہن کے متعلق۔ دیکھو "خسوف و کسوف"

۳- آیت ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاخرین میں ایک امام کے آنیکی بشارت ہے، کیونکہ ہر ثلۃ کیلئے ایک امام ہے۔ ص۲۱۷

(ت)

تبلیغ ۱- اسلام تبلیغ کے ذریعہ منوا تا ہے۔ قرآن میں ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کہا ہے۔ یقتلون الکفار و یدخلونہم جبراً فی دینھم نہیں کہا۔ نیز نصاریٰ سے جادلہم بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ کا حکم دیا ہے۔ تلواروں سے قتل کرنیکا حکم نہیں دیا۔ ص۶۳

۲- انگریزی ممالک میں مسلمانوں کو تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کی طرف توجہ دلانا۔ اور یہ کہ یہ زمانہ دلیل و حجت و برہان کے ہتھیاروں کا زمانہ ہے۔ تیر و کمان اور نیزوں کا نہیں۔ اور حجج و براہین کے ذریعہ ہی تمہیں فتح حاصل ہو سکتی ہے۔ پس علماء کو بطور مبلغ ان ملکوں میں بھیجو۔ اِس کام کیلئے موزون شخص بھیجو،

جو انگریزی جانتے ہوں۔ جیسے مولوی حسن علی صاحب ہیں لیکن ان کے ساتھ ایک دو عربی دان بھی۔ اور انکے اخراجات کیلئے تحریک ص۲۴۷-۲۵۱

۳- اگر تم نے میری تجویز کے مطابق تبلیغ کیلئے مبلغ بھیجدیئے تو تمہاری نیک یادگار باقی رہیگی اور تم مقبولوں اور مجاہدین کے ساتھ اُٹھائے جاؤ گے۔ ص۲۵۰

۴- جو شخص انگریزی ممالک میں خالصاً للہ تبلیغ کیلئے جائیگا۔ وہ برگزیدوں میں سے ہوگا۔ اور اگر اُسے موت آجائے گی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔ ص۲۵۲

تفسیر ۱- آیت یوم یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الآیة کی لطیف تفسیر اور یہ کہ رُوح سے مُراد رسولوں اور نبیوں کی جماعت ہے۔ اور ان کا رُوح کے نام سے قیامت کے دن ملقب کئے جانا انکی جلالت شان اور پاکیزگیٔ دل اور فناء کامل اور انقطاع تام کے اظہار کے لئے ہے۔ ص۹۸-۹۹

۲- ومن یقل منهم انی اله من دونه الی الظالمین۔ میں الظالمین کہہ کر اُن لوگوں کو مستثنیٰ کردیا ہے جن کے مُنہ سے محویت اور سُکر اور جنون عشق اور فناء نظری کی حالت اور جذب سماوی کے وقت میں کچھ ایسی باتیں نکل گئیں۔ مثلاً بعض نے کہا ما فی جبتی الا اللہ اور بعض نے کہا ان یدی هذه یدُ اللہ اور بعض نے کہا انا وجه الله الذی وجهتم الیه وانا جنب الذی فرطتم فیه اور بعض نے انا الحق وغیرہ کہا۔ یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہیں۔ کیونکہ انہوں نے رعونت و کبر سے نہیں بلکہ شراب عشق کے نشہ اور کمال محویت کی حالت میں ایسے کلمات بولے اور انکے کلمات کا پیروی جائز نہیں۔ اور نہ انکی مشابہت کی خواہش کی جائے۔ ص۱۰۰-۱۰۱

۳- آیت خسف القمر وجمع الشمس والقمر کی لطیف تفسیر ص۱۹۴ و ص۲۰۴-۲۰۵

نیز دیکھو "خسوف وکسوف"

۴- آیت ثلة من الاولین وثلة من الآخرین میں ایک امام کے آنے کی پیشگوئی ہے کیونکہ ہر ثلة کیلئے ایک امام ہے ص۲۱۷

تکفیر ایک دوسرے کی تکفیر کرنا نیکی نہیں ص۲۵۱

توزین الاقوال (الف) پادری عماد الدین کی کتاب توزین الاقوال سے زیادہ غصہ دلانیوالی ہم نے کوئی کتاب نہیں پڑھی ص۱۳۸

(ب) اس کتاب کے متعلق ہندوؤں کے دو اخبارات رائے ہند و پرکاش امرتسر آفتاب پنجاب اور پادری صاحبوں کے شمس الاخبار لکھنؤ کی رائے کہ یہ حد درجہ اشتعال انگیز اور شر انگیز ہے ۱۸۵۷ء کے مانند اگر پھر غدر ہوا تو اس شخص کی بدزبانیوں اور بیہودگیوں سے ہوگا۔ ص۱۴۰-۱۴۱

(خ)

خسوف وکسوف کا اجتماع ایک شخص کے دعوٰی
کی موجودگی میں کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود اور
ملہم من اللہ ہے۔ بالکل نادر بات تھی جو پہلے کبھی
نہیں ہوئی۔ پھر اس نشان کا بلاد عرب اور شام
میں ظاہر ہونا اور ہمارے ملک میں ہونا۔ اس
بات کی دلیل ہو کہ اس کا ظہور خدا تعالیٰ کی طرف سے
ہمارے دعوٰی کی صداقت کے لئے ہی ہے۔ ص۲۱۳-۲۱۶

۳۔ شاہ رفیع الدین صاحبؒ دہلوی نے اپنے
رسالہ الحشریہ میں لکھا ہے کہ ایک جماعت
اہلِ مکہ میں سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان
لیگی اور اسکی علامت رمضان میں خسوف وکسوف
کا ہونا ہے۔ اور اہلِ مکہ کا خسوف وکسوف کیلئے
انتظار شدید ص۱۹۶-۱۹۷

۴۔ بعض متأخرین نے لکھا ہے کہ چاند گرہن
۱۳ رمضان کو اور سورج گرہن ۲۷ رمضان کو
ہوگا۔ اور دارقطنی کی حدیث اور اسمیں کوئی منافات
نہیں۔ کیونکہ حدیث میں قمر کا لفظ ہے۔ اور وہ تین
راتوں کے بعد آخر تک کے چاند پر صادق آتا ہے۔
اور پہلی تین راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔
اسلئے حدیث میں رمضان کی پہلی رات مراد
نہیں۔ ص۱۹۷-۱۹۹

۵۔ پہلی تین راتوں کے چاند کو ہلال اور پھر آخر تک
قمر کہتے ہیں۔ اسپر تمام کتب لغت اور ادب
اور شعراء متفق ہیں اسکے خلاف ثابت کرنیوالے
کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام کا وعدہ ص۱۹۹

۶۔ (الف) اوّل لیلۃ من رمضان سے مراد
یہی ہے کہ ایام بیض کی تین راتوں میں سے جنمیں
گرہن ہوا کرتا ہے پہلی رات یعنی ۱۳ رمضان کو
گرہن لگنا مراد ہے۔ اور اسی کے مطابق واقع
بھی ہوا۔ ص۲۰۱-۲۰۲

(ب) اور تنکسف الشمس فی النصف منہ
سے بھی رمضان کا نصف مراد نہیں بلکہ کسوف
شمس کے تین دنوں کا نصف ہے۔ یعنی دوسرے دن
نصف آخر سے پہلے گرہن لگیگا۔ چنانچہ ایسا ہی
ہوا۔ یہ بہت بڑی غیب کی خبر ہے جو پوری
ہوئی۔ صفحہ ۲۰۴-۲۰۵ و ۲۰۹

(ج) کسوف شمس کے دن قمری مہینہ کی ۲۷
۲۸-۲۹ تاریخیں ہوتی ہیں۔ ص۲۰۹

(د) حدیث کی یہ تشریح رب العالمین کیطرف
سے الہام ہے۔ ص۲۱۰

۷۔ حدیث کا مصدق قرآن ہے اور شیعہ کتبِ
حدیث میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اور کتاب
اشعیا النبی باب ۱۳ اور یوئیل نبی کی کتاب باب ۲
اور انجیل متی باب ۲۴ میں اس کی خبر پائی جاتی
ہے۔ حاشیہ ص۲۰۵

۸۔ بے نظیر پیشگوئی۔ ایسی عظیم الشان پیشگوئی
کی نظیر تو لاؤ۔ کہ کوئی شخص مدعی مہدویت و
ماموریت من اللہ جھوٹا یا سچا موجود ہوا اور اسکے
زمانہ دعوت میں اسکے لئے ایسا خسوف وکسوف کا
نشان ظاہر ہوا ہو۔ مگر تم کوئی ایسی مثال پیش نہیں

کرسکوگے۔ اگر کوئی پیش کرو تو ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔ پس یہ میری صداقت کا خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے۔ ص۲۱۱-۲۱۲

اعتراضات:۔

۹۔ (الف) خسوف وکسوف کے نشان پر اعتراضات اور انکے جوابات۔

اعتراض۔ خسوف (چاند گرہن) رمضان کی پہلی رات کو پہلے وقت صرف پنجاب اور اس کے قرب وجوار کے ملکوں میں ظاہر ہوا۔ دوسرے ملکوں میں نہیں ہوا۔

جواب۔ چونکہ مسیح موعود اور مہدی مسعود کا ظہور اسی ملک میں ہونا تھا اور ہوا۔ اسلئے علامت ظہور مہدی کا ظاہر ہونا بھی اسی ملک میں ضروری تھا اور یہ ہماری صداقت کی دلیل ہے ص۲۰۲-۲۰۴

اعتراض۔ قرآن میں خسوف وکسوف کا وقت ماہ رمضان نہیں بتایا گیا۔

جواب۔ دین کے نظام کی بنیاد رمضان میں رکھی گئی۔ کیونکہ اسمیں قرآن مجید نازل ہوا اسی میں لیلۃ القدر ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ اعانت نظام دینی کیلئے انتہائی تاریکی کے وقت صرف رمضان میں توجہ فرماتا ہے۔ اور اس انخساف اور انکساف میں جلالی اور جمالی تجلّی ہے جو نشأۃ ثانیہ اور تبدلات روحانیہ کیلئے ہے۔ ص۲۳۷-۲۳۸

اعتراض۔ یہ کیسے معلوم ہو کہ پہلے زمانوں میں ایسا خسوف وکسوف نہیں ہوا؟

جواب۔ یہ حدیث ہزار سال سے دارقطنی میں موجود ہے۔ اور مسلمان اسکے پورا ہونیکے منتظر تھے۔ اور ہر زمانہ کے علماء نے کتب لکھیں اگر ایسا ہوا ہوتا تو وہ ضرور اسکا ذکر کرتے ص۲۵۳-۲۵۵

(ب) دارقطنی کی حدیث پر اعتراضات اور انکے جوابات

۱۔ اعتراض۔ یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ اسکے بعض راوی کذاب ہیں۔

جواب۔ امام محمد باقر ہدایت یافتہ اماموں میں سے تھے۔ انہیں بے اصل روایت بیان کرنے سے کیا غرض تھی۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پورا کرکے اسکی صحت پر مُہرِ تصدیق ثبت کردی۔ اور اسکے راویوں کو اپنے فعل سے صادق ثابت کردیا۔ ص۲۰۶-۲۰۸

۲۔ اعتراض۔ حدیث کے راوی مجروح ہیں۔ اور یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔

جواب۔ (الف) قرآن کریم میں ہے۔ ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا یعنی تبیّن کے بعد فاسق کی شہادت قابل قبول ہے۔ پس قرآن مجید کے دوسرے حکم کے مطابق کہ مومن پر حسن ظن کرنا چاہیئے۔ ماننا پڑتا ہے کہ امام دارقطنی نے حدیث کی شہرت کو دیکھتے ہوئے اور بعد تحقیق راویوں کو سچا جانتے ہوئے اس حدیث کو درج کیا ص۲۶۱

(ب) دوسرے یہ روایت دوسرے طرق سے بھی مروی ہے انمیں بعض کا ذکر۔ اور قرآن بھی اس کا مصدق ہے۔ ص۲۶۲

(ج) اس روایت کا از قبیل مرسل ہونا اسلئے

ہے کہ اسکی شہرت حد کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ اور
جو مشہور و معروف ہو، اسکے اتصال کی حاجت
نہیں بلکہ آحاد ظنی آثار کے رفع و اتصال کی
ضرورت ہوتی ہے۔ صفحہ ۲۶۳

(۵) جو احادیث امور غیبیہ اور اخبار مستقبلہ
پر مشتمل ہوں انکے لئے حقیقی معیار اُن خبروں
کا واقعہ کے مطابق پورا ہو جانا ہوتا ہی ظالموں
نے یہانتک کہہ دیا کہ خبر ضعیف اہل سنت کے
نزدیک اگرچہ مشاہدہ سے اس کا صدق بھی
ظاہر ہو جائے وہ ضعیف ہی ہے۔ حالانکہ
حدیث لیس الخبر کالمعاینۃ پڑھتے
ہیں۔ صفحہ ۲۶۳

۳۔ <u>اعتراض</u>۔ آنحضرتؐ کی حدیث نہیں بلکہ
امام باقرؒ کا قول ہے۔

<u>جواب</u>۔ امام باقرؒ کی یہ شان نہیں کہ وہ نبیوں
کی طرح کلام کرے، انہوں نے اس کو اپنا
قول قرار نہیں دیا۔ اور سلف کا طریق یہی ہو کہ
جب وہ کوئی دینی امر بیان کریں اور اُسے
اپنی یا دوسرے مومنوں کی طرف منسوب نہ
کریں تو اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا قول ہوتا ہے۔ اور اس کا مرسل ہونا
اسکی شہرت کیطرف اشارہ ہوتا ہی صفحہ ۲۶۴-۲۶۵

۴۔ <u>اعتراض</u>۔ کسوف آفتاب ایام مقررہ سے
پہلے ہو جانا خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں۔
اور ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۰ تاریخ کو فوت ہوئے اور اُسوقت سُورج
گرہن ہوا۔

<u>جواب</u>۔ امام ابن تیمیہ نے لکھا ہو کہ واقدی
کا یہ قول باطل ہے۔ اور اس کا یہ بیان ایسا ہی
ہے جیسے کہا جائے کہ ہلال ماہ کی بیس تاریخ
کو چڑھا۔ اور خسوف و کسوف کے متعلق
سنت اللہ کا ذکر صفحہ ۲۶۳-۲۶۴

۵۔ <u>اعتراض</u>۔ حدیث میں خسوف قمر رمضان
کی پہلی رات کو لکھا ہے۔

<u>جواب</u>۔ یہ اعتراض جہالت اور بیوقوفی پر
مبنی ہے۔ کیونکہ پہلی اور دوسری رات کے چاند کو
جیسا کہ لسان العرب میں لکھا ہے بالاتفاق
ہلال کہا جاتا ہے اور اس سے متعلق کتب حدیث
صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن دارقطنی۔ ترمذی
اور مشکوٰۃ سے ۴۹ مثالیں صفحہ ۲۶۸-۲۷۰

۶۔ <u>اعتراض</u>۔ ایک بڑا وہم معترضین کا یہ ہو کہ
مہدی کی علامات تو دوسو کے قریب ہیں۔
جبتک ہم ساری پوری ہوتی مشاہدہ نہ کرلیں۔
ہم آپ کے دعویٰ کی تصدیق نہیں کرسکتے۔

<u>جواب</u>۔ مستقبل کی خبروں پر مشتمل آثار برابر نہیں۔
بعض بیّنات کی طرح ہیں، بعض متشابہات
کی طرح۔ جو خبر واضح طور پر پوری ہوگئی۔ وہ تو
بیّنات سے ہے۔ اور وہ کسی صورت میں بھی
خواہ ہزار راوی اور روایات اسکے مخالف ہوں
ضعیف نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ مشاہدات منقولات

کے ذریعہ باطل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ انکی تاویل کر کے
انہیں اُنکے تابع کرنا ہوگا اور اُنپر اجمالی ایمان
رکھنا ہوگا۔ اور اسوقت راویوں کے فتوے
وغیرہ پر بحث فضول ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ
نے اس کو پورا کر کے اس کی صداقت ثابت
کر دی۔ اس لئے دوسری روایات خواہ
ہزار دل ہوں۔ بینات مشہورہ کے نور کو
ماند نہیں کر سکتیں اور اسکی تفصیل ص۲۶۵-۲۶۸

۱۰۔ خسوف وکسوف میں انذار وتبشیر

(الف) اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا۔ کہ
رمضان میں خسوف وکسوف کا اجتماع تبعین شیطان
اور ظلم و بے اعتدالی کو اختیار کرنیوالوں کیلئے دو
ڈرانیوالے نشان ہیں۔ اگر وہ اپنے گناہوں کی
بخشش نہ چاہیں تو عذاب کا وقت آگیا ہے آنحضرتؐ
نے بھی فرمایا ہے کہ خسوف وکسوف خدا تعالیٰ کے
دو نشان ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کو
ڈراتا ہے۔ پس جب دیکھو تو جلدی سے نماز
میں مشغول ہو جاؤ۔

(ب) انکے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جس
ملک میں وہ ظاہر ہوں تو اس ملک کے مظلوموں
کی خدا تعالیٰ مدد کرتا اور ضعیفوں اور مغلوبوں کو
قوت بخشتا ہے اور انپر رحم کرتا ہے جو دُکھ دئے
گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے
گئے۔ اور اُن کے دشمنوں کو رسوا کرتا ہے۔ اور
اہلِ صفا کیلئے مبشر ہوتا ہے۔ اور اس کے آثار
پہلی کتابوں مثلاً یوئیل باب ۲ اور حزقیل باب ۳۲
میں بھی تو پائیگا۔

(ج) جب خسوف وکسوف کا اجتماع رمضان
میں ہو۔ تو انکے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ
اسکے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلائیگا۔ اور
بدعات باطلہ کو دُور کریگا۔ اور امام الزمان کیلئے
ایک عظیم الشان تجلی ظاہر کریگا۔ اور لوگ اپنے
امام کی طرف مختلف استعدادوں کے ساتھ آئینگے
اور یہ عالم نورِ توحید و معرفت سے بھر جائیگا۔
اور خدا انکو حامیان شرک ظلم کو رسوا کریگا۔ اور
مجدد کے مقام کو مرکز بلاد اور مرجع عباد ٹھہرائیگا
اور زمین کے کناروں تک اسکا اثر پہنچا دیگا۔

(د) انکے اجتماع کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ
کی طرف لوگوں کا رجوع ہوگا اور متکبر ننگے ہونگے۔
اور شکستہ دل راحت پائینگے۔ ص۲۲۷-۲۳۵

۱۱۔ اس خسوف وکسوف میں تجلیات جمالی اور
جلالی ہیں۔ قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کی طرف
اور اسکے بعد سورج گہن جلالی تجلی کیطرف اشارہ ہے
اور اسمیں اشارہ ہے کہ مہدی اور مسیح آخر الزمان فقر
اور سیادت دونوں سے حصہ پائیگا۔ اور جمالی اور
جلالی صفات والوں کے رنگ میں رنگین ہوگا۔
ص۲۳۵

۱۲۔ خسوف وکسوف کا یہ نشان دو عادل گواہوں
کے قائم مقام ہے۔ تم دجال کہتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ
دجال کی تائید میں نشان ظاہر نہیں کیا کرتا ص۲۴۴-۲۴۵

(ز)

(ش)

(ص)

(ط)

(ع)

لاپرواہ ہونا۔ اور اپنے خیالات باطلہ پر اصرار اور تکفیر المؤمنین۔ اور عوام الناس کا انکی خشک باتوں اور ملمع سازی پر فریفتہ ہونا۔ اور انکا بخل و حسد وغیرہ امور دیکھے تو میں نے چاہا کہ صلحائے عرب اور مکہ کے برگزیدوں کی طرف توجہ کروں۔ اور ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ عربی میں کتب لکھوں۔ چنانچہ تبلیغ۔ تحفہ۔ کرامات الصادقین اور حمامۃ البشریٰ لکھیں۔ صفحہ ۱۹ - ۲۰

۲۔ یہ کتابیں اہل حجاز۔ شام۔ عراق اور مصریوں اور افریقیوں کیلئے مفت بطور ہدیہ ہیں اور دوسروں کیلئے انکی قیمتوں کا ذکر۔ صـ۲۰

۳۔ عربی کتب کی تالیف سے میری مراد انکی مقدس اور مبارک شہروں میں اشاعت تھی جو بغیر کسی صالح ناصر کے ہو نہیں سکتی تھی۔ خدا نے میری دعا قبول فرمائی اور ایک نیک عربی عالم بھیج دیا جو طرابلس شام کا رہنے والا ہے اور اس کی تعریف صـ۲۰-۲۲ نیز دیکھو "محمد سعیدی النشار الحمیدی الطرابلسی"

عقیدہ جمع عقائد (ا) اپنے عقائد کا ذکر کہ ہم مسلم مومن باللہ والقرآن ورسولہ سیدنا محمد خاتم النبیینؐ ہیں اور ایمان بالملائکۃ و یوم البعث والجنۃ والنار اور نماز و روزہ اور استقبال قبلہ اور خدا اور اسکے رسولؐ کے حلال کردہ کو حلال اور حرام کردہ کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور شریعت میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے اور ہم مومن موحد مسلم ہیں صـ۲ و صـ۱۸۳

(ب) یہ مشہور عقیدہ کہ مسیحؑ نزول کے وقت اسلام یا قتل کے سوا کفار سے اور کچھ قبول نہ کریگا۔ باطل عقیدہ ہے اور نصوص قرآن کے صریح مخالف۔ صـ۶۷

علماء ۱۔ علماء زمانہ کی بدترین حالت، کم علمی اور تکبر اور تکفیر المؤمنین وغیرہ امور کا تذکرہ صـ۳

۲۔ علماء کا احمدیوں کو گالیاں دینا۔ تکفیر و تکذیب کرنا۔ لعنتیں بھیجنا۔ عامۃ الناس کو انکے خلاف بھڑکانا۔ مرتد خارج از اسلام وغیرہ قرار دینا۔ انکے مالوں کو لوٹنے اور چرانے کو جائز اور قتل کرنے کو موجب ثواب قرار دینا۔ صـ۴-۵ و صـ۱۸۴

۳۔ علماء مکفرین نے ہماری مخالفت مسیح ابن مریم کی وفات کی وجہ سے کی ہے۔ صـ۸

۴۔ ہمارے ملک کے اکثر علماء معرفت اور بصیرت اور درایت سے خالی ہیں۔ صـ۸

۵۔ مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرتے ہیں نصاریٰ کے غلبہ کو دیکھتے ہیں اور اپنے عقائد سے ان کی مدد کرتے ہیں مسیحؑ کو معصوم اور مس شیطان سے پاک اور اسے خالق الطیور وغیرہ مانتے ہیں۔ جن باتوں میں کوئی نبی بلکہ خاتم النبیینؐ بھی انکا شریک نہیں۔ صـ۹-۱۰ و صـ۱۷۱ نیز دیکھو "خلق طیر"

۶۔ مکفرین اور مزورین مکذبین کو تنبیہ اور ان پر

انمام حجت کرنے میں کلام کلی ہے ۔ دونوں رسالے
کرامت ہیں۔ میں عالم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے
الہام نے مجھے سکھایا اور میری تائید فرمائی اور
اولیاء الرحمٰن کے مخالفین سے جو خدا تعالیٰ
سلوک کرتا ہے اس کا ذکر۔ شیخ بٹالوی اور تمام
مکفرین کو دعوت کہ وہ اس کتاب کے مقابلہ میں
لکھنے کیلئے نکلیں لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے
اطلاع دی ہے کہ وہ مغلوب ہونگے۔ ص ۲۷۱/۲۷۲

۷۔ علماء کے متعلق ابتداء میں حضرت مسیح موعودؑ
کا حسن ظن کہ وہ میرے اعوان بنینگے لیکن
ابتلاء کے وقت پیٹھ پھیر گئے اور میں اکیلا
چھوڑا گیا اور انکی خراب حالت کا ذکر ص ۱۸

۸۔ عالموں پر فرض ہے کہ گمراہوں کو سمجھائیں ص ۲۴۹

۹۔ علماء سلف یا خلف کی غلطیوں میں جو انہیں
فہم میں ہوئیں پیروی کرنا درست نہیں۔ ص ۱۳

عیسیٰ بن مریم ۱۔ آپ کے خلق طیر کی حقیقت ص ۱۱
دیکھو "خلق طیر"

۲۔ نزول عیسیٰ بن مریم ۔ دیکھو "نزول"

۳۔ ابطال الوہیت مسیحؑ پر دلیل کہ ایک کھاتا پیتا
سوتا، بول و براز کرنیوالا جسکی ساری رات کی
دعا بھی قبول نہ ہوئی اور جسے شیطان پہاڑ پر
لے گیا۔ آخر چیختے ہوئے صلیب پر جان دیدی
کیونکر خدا ہو سکتا ہے۔ ص ۵۶-۵۷

۴۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق اطراد۔ بعض نے فرشتہ
بعض نے کلمۃ اللہ اور روح اللہ بنایا جس میں
اس کا کوئی شریک نہیں۔ بعض نے ملائکہ سے
افضل اور مخلوق اقرب الی اللہ قرار دیا۔ صاحب الانسان
الکامل نے تو تثلیث کو ایک معنی میں حق قرار دیا۔
اور کہہ دیا کہ مخلوق نہیں بلکہ بعض نے بسم اللہ
الاب والابن وروح القدس قرار دیدیا ص ۶۷/۶۸

۵۔ وہ تو نبی معصوم موسیٰؑ کی شریعت کا ایک خادم
تھا۔ صفحہ ۶۸

۶۔ عیسیٰ کا مقام قرآن مجید میں۔ قرآن نے
نہ اسے الٰہ نہ ابن الٰہ قرار دیا۔ بلکہ وہ ایک بندہ
مقربان بارگاہ سے تھا۔ ایک مقام پر فرمایا۔
بل عباد مکرمون۔ اور من یقل منهم انی
اله من دونه فذلك نجزيه جهنم ص ۱۰۰

۷۔ خدا چاہے تو عیسیٰ جیسے اور اُن سے بڑے
اور افضل ہزاروں پیدا کر سکتا ہے۔ ص ۵۶

۸۔ عیسیٰ اور موسیٰؑ میں فرق۔ موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ
نے پہاڑ پر کلام کیا۔ اور مسیحؑ سے پہاڑ پر
شیطان نے۔ حاشیہ ص ۹۸

۹۔ عیسیٰ اور آدم میں فرق (ا) حسب انجیل
آدم خدا کا پہلا بیٹا ہے۔ اور آدم کو خدا نے اپنے
ہاتھ سے اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اور اپنی کمال محبت
سے اپنی روح اس میں پھونکی اور مسیحؑ تو بہت
پیچھے آئے۔ ص ۱۰۵-۱۰۶

(ب) اگر روح منہ سے مسیح کی فضیلت ثابت
ہوتی ہے تو حضرت آدمؑ ابن اللہ ہونے کے
لحاظ سے مسیحؑ سے اعلیٰ افضل ہونگے۔ کیونکہ

انکے متعلق فرمایا۔ خلقت بیدی نیز فرمایا۔
فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ
ساجدین۔ اس سے ظاہر ہے کہ رُوح اللہ
کا نزول آدم میں زیادہ روشن تھا۔ یہاں تک کہ
اُسنے اسے مسجود ملائکہ اور ان سے اعلم و افضل
بنایا۔ مگر مسیح کو ابلیس نے سجدہ ہی نہیں کیا،
بلکہ حکم دیا کہ وہ اُسے سجدہ کرے اور اس کا
امتحان لیا۔ مگر آدم سب ملائکہ کا مسجود ہوا۔
آدمؑ نے ملائکہ کو سب چیزوں کے نام بتلائے
لیکن عیسیٰؑ نے اقرار کیا کہ اُسے الساعۃ کا
علم نہیں۔ صفحہ ۱۲۴-۱۲۷

۱۰۔ **عیسیٰ اور آنحضرتؐ میں فرق۔** دیکھو "محمدؐ"

۱۱۔ **عیسیٰؑ اور شیطان۔** عیسیٰؑ کے ابلیس کے ذریعہ
آزمائے جانے کا واقعہ اور پھر آخر میں انجیل لوقا
کا قول کہ ایک وقت تک اس نے چھوڑا۔ پس
دوسری دفعہ جب شیطان آیا تو اُسنے تثلیث
وغیرہ سکھائی۔ صفحہ ۱۴۲-۱۴۴

عیسائی ۱۔ (الف) ان عیسائیوں کا حال جو مسلمانوں
سے مرتد ہوئے صفحہ ۴۵-۵۰ دیکھو "مرتدین"
(ب) ان مرتد عیسائیوں کی صفات سیئہ کا
ذکر نیکوں کو گالیاں دیتے ان پر لعنت کرتے
ہیں۔ ان کا مقصود دُنیا ہے۔ اشاعتِ فسق
انکی سیرت اور توہین مقدسین ان کی خصلت
ہے۔ صفحہ ۱۲۲-۱۲۳ و صفحہ ۱۸۲

۲۔ **عیسائیوں کے عقائد غریبہ** (ا) عیسیٰ کو عبداللہ
اور ابن آدم کہتے ہیں۔ وہ خود بھی عبداللہ اور
رسول ہونے کا اقراری تھا۔ توحید کی تعلیم دیتا،
اور شرک سے ڈراتا اور کہتا کہ مجھے نیک نہ کہو۔
لیکن باوجود اسکے وہ اسے رب العالمین کا شریک
ٹھہراتے ہیں۔ صفحہ ۱۰۱-۱۰۲
(ب) مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر مصلوب و
ملعون ہوئے اور عقیدہ کفارہ کی شناعت کا
تفصیلی بیان۔ صفحہ ۱۰۲-۱۰۳
(ج) عقیدہ کفارہ کے اختیار کرنے کی اصل وجہ صفحہ ۱۰۶
(د) عجیب بات ہے کہ عیسائیوں کا خدا بیٹے تو
جنتا ہے مگر بیٹیاں نہیں۔ گویا نہیں چاہتا کہ
اسکا کوئی داماد ہو۔ صفحہ ۱۰۶
(ھ) کفارہ ماننے والے عیسائیوں کی مثال۔
مگر مسیح اور انکے نیک اصحاب اس تمثیل سے
مستثنیٰ ہیں۔ صفحہ ۱۰۷-۱۱۹
(و) عیسائیوں کے علم قرآن سے محروم اور ناواقفیت
کا ذکر اسلئے کہ وہ عربی زبان سے جاہل ہیں صفحہ ۱۷۹
(ز) عیسائیوں کو اُسکی بات سننے کیلئے دعوت جو
خداتعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ صفحہ ۱۸۲
(ح) عیسائیوں اور ہر مقابلہ پر آنے والے مخالف
کو خاموش کرانے کیلئے اشتہار۔ مرتدین از اسلام
عیسائیوں کے اس دعویٰ کو کہ وہ اکابر علمائے
اسلام سے تھے اور یہ کہ قرآن مجید فصیح و بلیغ نہیں
توڑنے کیلئے اور انپر اتمام حجت کرنے کے لئے
بالہامِ الٰہی مَیں نے یہ رسالہ نور الحق لکھا ہے۔

بخدا وہ سب جاہل ہیں اور مجھے الہاماً بتایا گیا ہے کہ وہ اس رسالہ کا مقابلہ نہیں کرسکینگے۔ اگر اکیلے اکیلے لکھکر لائیں یا دوسرے دشمنوں کی اعانت سے۔ تو انکو پانچہزار روپیہ انعام دونگا۔ یوم اشاعت سے ٢½ ماہ کی مہلت دی جائیگی۔ صفحہ ٢٥٩ - ٢٦٠

عمادالدین (پادری) ١۔ اسکا اپنی کتاب "توزین الاقوال" میں مسیح موعودؑ کے خلاف حکومت کو بھڑکانا اور باغیانہ خیالات رکھنے کا الزام دینا وغیرہ اور اس کا جواب صفحہ ٣٢ - ٤٢ دیکھو "برطانیہ"

٢۔ اسکے حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراضات کی اصل وجہ مباحثہ آتھم تھا۔ کیونکہ وہ اور اسکے رفقاء سوالوں کا جواب نہ دے سکے تھے۔ اسی لئے انہوں نے اس طرح اپنا غصہ نکالا۔ صفحہ ٥٠ - ٥١

٣۔ عمادالدین کے اعتراضات اور انکے جوابات دیکھو "اعتراضات"

٤۔ عمادالدین کی کتاب توزین الاقوال سے زیادہ غصہ دلانیوالی اور کوئی کتاب نہیں دیکھی اور نہ اس جیسی گالیاں سننے میں آئیں اور پادری رجب علی نے اسکی کتابوں کے متعلق جو اسنے ردّ اسلام میں لکھیں بہت ٹھیک لکھا۔ کہ اسکے دلائل لغو تھے۔ اسلئے ہم مسلمانوں کو منہ دکھانیکے قابل نہیں رہے۔ صفحہ ١٣٨-١٣٩

٥۔ عمادالدین کے عربی زبان سے جاہل ہونے کا ثبوت صفحہ ١٥١-١٥٨ دیکھو "قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کا جواب"

٦۔ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ عمادالدین نورالحق کے مقابلہ پر رسالہ لانے سے عاجز رہیگا اور رسوا ہوگا۔ صفحہ ١٥٣

(ف)

فتاویٰ۔ تکفیر کا ذکر اور یہ کہ وہ تحقیق پر مبنی نہ تھے۔ اور اپنے عقائد کا ذکر صفحہ دیکھو "عقائد"

(ق)

قرآن مجید۔ ١۔ قرآن اور روایات (ا) مومن بالقرآن کبھی محکمات اور بیّنات ہدایات کو چھوڑ کر متشابہات کو اختیار نہیں کرسکتا اور مخالف قرآن کوئی قول یا روایت نہیں مان سکتا۔ بلکہ وہ کسی قول کے وہی معنے اختیار کریگا جو نص قرآن کے موافق ہوں اگرچہ تاویلی ہوں۔ صفحہ ١٢ - ١٣

(ب) حضرت عائشہؓ اور صالح متقی لوگوں کا یہی مذہب تھا۔ صفحہ ١٣

٢۔ **واحد سے مراد جمع**۔ کبھی قرآن میں واحد کا ذکر کیا جاتا ہے مراد جمع ہوتی ہے۔ اور کبھی اس کا عکس ہوتا ہے۔ اسی طرح آیت یوم یقوم الروح والملائکۃ میں روح سے مراد رسل اور انبیاء اور محدثین کی جماعت ہے۔ صفحہ ٩٨

٣۔ **جامع تعالیم**۔ قرآن جامع تعالیم اولین اور آخرین کے علوم پر مشتمل ہے اور اس کی مدح۔ صفحہ ١٤٨ - ١٤٩

٤۔ **قرآن اور عیسائی**۔ بعض عیسائی کہتے ہیں قرآن تو فصیح ہے لیکن اسکی تعلیم اچھی نہیں ہے

وعظ و نصیحت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسکی تعلیم نہیں۔ سو یہ بھی ان کا جھوٹ ہے۔ کیونکہ وہ علم قرآن سے محروم ہیں اور عربی زبان سے جاہل۔ صفحہ ۱۷۸-۱۷۹

۵۔ **قرآن اور احیاء رُوحانی۔** بخدا قرآن مجید کے روحانی احیاء کی کوئی نظیر نہیں، وہ شدید تاریک شب میں آیا اور اسے دن کی طرح منور کر دیا۔ اور ضرورت قرآن کا ثبوت اور ایام انجیل کی ظلمت وغیرہ کا ذکر صفحہ ۱۸۰

۶۔ **قرآن مجید اور انجیل کے مقابلہ کیلئے دعوت** اور انجیل کی حقیقت۔ مقابلہ کے وقت ہم بغیر عذر کے تمہارے حُکم مان لینگے۔ اگر وہ حکم ہمیں مغلوب قرار دیں تو ہم ہر سزا اُٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ اور بصورت غلبہ ہم متنصرین سے چاہیں گے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اور اگر انجیل کی تعلیم کی فضیلت ثابت کر دیں۔ تو دو ہزار روپیہ انعام بھی دینگے صفحہ ۱۸۰-۱۸۲

۷۔ **قرآن مجید پر اعتراضات:**۔ ۱۔ پادری عماد الدین کے قرآن مجید کی فصاحتُ بلاغت پر اعتراض کا جواب، کہ تم عربی زبان سے جاہل ہو۔ نہ عربی زبان کے اسلوب سے واقف ہو نہ بلاغت کا تمہیں علم ہے۔ جبکہ سب بلغاء زمان اور ادباء اور فصحاء نے اسکی بلاغت و فصاحت کا سکہ مان لیا۔ اور اسکے مقابلے میں خاموش اور عاجز ہو گئے۔ آیت فأتوا بسورة من مثله اور آیت لا یأتون بمثله میں مقابلہ کی دعوت دی گئی اور وہ عاجز آگئے۔ اور لبید جیسے اس معجزہ کو دیکھ کر اسلام لے آئے۔ ورنہ وہ اسکی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کرتے جو اُنہوں نے نہیں کیا۔ بلکہ سحر مبین کہکر اسکی عظیم الشان فصاحت کا اقرار کیا۔ اور اسلاف نصاریٰ اور مشرکین میں سے کسی نے اعتراض نہ کیا۔ پھر تمہارے جیسے جاہل کو اعتراض کا کیا حق پہنچتا ہے۔ صفحہ ۱۴۴-۱۴۹

۲۔ **اعتراض۔** قرآن مجید میں بعض وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات جو زبان قریش سے نہیں ہیں پائے جاتے ہیں۔

جواب۔ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہے خواہ وہ کلمات قوم کی اصل زبان سے ہوں یا دوسری زبانوں سے منقول ہوں۔ اور بلغاء کے استعمال میں آچکے ہوں۔ اور نظم و نثر میں استعمال کئے گئے ہوں ص ۱۴۹-۱۵۰

۳۔ **اعتراض۔** قرآن مجید نے عیسائیوں کا مذہب بیان کرنے میں غلطی کی ہے۔

جواب۔ یہ بہتان ہے۔ نزول قرآن کے وقت بعض عیسائی مسیح کی عبادت کرتے، بعض اسکے ساتھ اسکی والدہ کی بھی۔ بعض انکی تصویروں کے پجاری تھے۔ قلیل انمیں سے جو موحد تھے، وہ بدعات کے بھی مرتکب تھے،

قرآن مجید نے ان سب کی غلطی ظاہر کی۔ بعد میں فلسفی آئے انہوں نے عقائد کو شرکیہ پاکر ترمیم کرنا چاہی۔ مگر صرف تقریر کا پیرایہ بدل دیا۔ لیکن ناپاک عقائد وہی رہے۔ انہوں نے مسیحؑ کی خدا کے سوا عبادت کی اور اُسے مالک یوم الدین سمجھا۔ اسلام نے اُن کے عقائد کی تردید کی۔ اور کسی عیسائی کو اسکی تردید کی جُرأت نہ ہوئی۔ مگر اس زمانہ میں جبکہ علوم عقلیہ فلسفیہ پھیلے تو انہوں نے اپنے عقائد کی تاویلات کرنی شروع کردیں اور پاخانہ کھانے والے کی مثال کا ذکر جو اُن پر صادق آتی ہے۔ صفحہ ۱۷۰-۱۷۷

معترض کی جہالت کا ثبوت۔ براہین احمدیہ میں بھی معترض کے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے اسکی عربی زبان سے جہالت کا ذکر کیا تھا۔ کہ ہم ایک قصہ بنا کر دینگے وہ اُسے عربی میں ترجمہ کردے۔ اور ہم اُسے عالم ماننے کے علاوہ پچاس روپے انعام بھی دینگے۔ لیکن وہ اس امتحان کیلئے تیار نہ ہوا۔ اب رسالہ نور الحق کے مقابلہ میں عاجز آنے سے اُسکی جہالت ظاہر ہو گی اور رسوا ہو گا۔ صفحہ ۱۵۱-۱۵۸ دیکھو "نور الحق"

قصیدہ جمع قصائد:۔ ا۔ قصیدہ جسکا پہلا شعر یہ ہے ؎

الی الدنیا ادی حزب الاجانی
وحسبو ھاجنیٰ حلو المجانی

اس قصیدہ میں عیسائیوں کی بُری حالت اور انکے مکائد اور سب وشتم کا ذکر اور انہیں کتاب اللہ کی طرف دعوت اور قرآن مجید کی تعریف اور کچھ معترض کے متعلق اور کچھ اپنی کامیابی اور تائید الٰہی کا بیان کیا ہے اور قوم کے آپ کی تکفیر و تکذیب وغیرہ کا ذکر ہے۔ صفحہ ۸۵-۹۵

۲۔ قصیدہ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

انی من اللہ العزیز الاکبر
حق فھل من خائف متدبر

اسمیں اپنے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے اور ہندوستان میں آنحضرت صلعم کو گالیاں دینے والی جماعتوں اور انہیں سے ایک خبیث آدمی کا ذکر اور اسلام کی غربت و بیچارگی کی حالت اور نصرت الٰہی کی اُمید اور اس امر کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ صفحہ ۱۱۹-۱۲۱

۳۔ قصیدہ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

انظر الی المتنصرین و ذانھم
وانظر الی ما بدأ من ادرانھم

اس قصیدہ میں عیسائیوں کے مکر اور سب وشتم اور کذب و زور اور انکی صفات سیئہ کا ذکر ہے اور پادریوں کے اسلام پر حملے ان کے فتنے اور انکی بلاؤں کا اثر مسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کر چکا ہے اور کسر صلیب اور اُن کی ہلاکت و تباہی کے لئے دُعا اور وفات مسیحؑ کا

ذکر۔ اور فرمایا کہ ؎

روحی بروحی الانبیاء مضمحٌ

اور گروہ انبیاء کے فنافی اللہ ہونے کا ذکر۔
اور مفتن عیسائیوں سے بچنے اور علیحدہ رہنے
کی نصیحت اور یہ کہ آگ انکے پاس بجلی کی طرح گر
رہی ہے۔ اور انکے فتنوں اور مکروں اور فریبوں
سے بچنے کے لئے دُعا۔ صفحہ ۱۲۳-۱۳۱

۴۔ قصیدہ قرآن مجید کی شان اور اسکے فضائل
سے متعلق جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

لما اری الفرقان میسہ تردّی من طغی
من کان نابغ وقتہ۔ جاء المواطن الثغا

صفحہ ۱۶۴-۱۶۵

۵۔ قصیدہ مسیح کو خدا ماننے والوں کی نسبت
جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ترکتم ایہا النوکیٰ طریق الرشد تزویرا
علیٰ عیسیٰ افتریتم من ضلالتکم دقاریرا

صفحہ ۱۷۷-۱۷۸

۶۔ قصیدہ خسوف وکسوف سے متعلق
جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

غسا النیران ہدایۃ للکودن
یقولان لا تترک ہدی وتدیّن

صفحہ ۱۸۹-۱۹۱

۷۔ خسوف وکسوف سے متعلق دوسرا قصیدہ
جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ظہر الخسوف وفیہ نور للہدیٰ
خیر لنا ولخیرنا امر بدا

صفحہ ۱۹۱-۱۹۳

۸۔ قصیدہ جس میں خسوف کسوف کا ذکر ہے۔
جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

بشریٰ لکم یا معشر الاخوان
طوبیٰ لکم یا مجمع الخلان

اور اس قصیدہ کے متعلق فرمایا۔

ماقلتہا من قوتی لکنہا
درر من المولیٰ ونظم بنانی

صفحہ ۲۱۷-۲۲۷

۹۔ قصیدہ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

قد جاء یوم اللہ یوم الطیب
بشریٰ لذی رشد یقوم ویطلب

اور آخری شعر یہ ہے ؎

ان کان زعم العلم علۃ کبرکم
فأتوا بمثل قصیدتی وتحزبوا

اس قصیدہ میں اپنے مسیح موعود اور مہدی مسعود
ہونے اور مخالفین اسلام کے ایذاء اور فساد کے
ذکر کے علاوہ خسوف وکسوف کا ادیبانہ رنگ
میں ذکر فرمایا ہے۔ صفحہ ۲۳۸-۲۴۳

۱۰۔ القصیدۃ۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

فدتک النفس یا خیر الانام
رأینا نور نبأک فی الظلام

اس میں خسوف وکسوف سے متعلق اور کچھ اپنے
متعلق ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا ہے کہ ہم بزرگوں کے تمام
مال کے بیٹوں کی طرح وارث ہو گئے ہیں۔ اور
مخالفین کا ذکر اور انکے اتہامات سے اپنی برأت
کہ بخدا میں کافر نہیں ہوں صاحب مقام محمود

نبیؐ پر میری جان قربان ہے۔ صفحہ ۲۵۶ - ۲۵۸

(ک)

کسوف و خسوف - دیکھو "خسوف و کسوف"

کشف - عیسیٰؑ کو حضرت مسیح موعودؑ کا خواب اور کشف میں کئی مرتبہ دیکھنا

(ا) حالت کشف میں ایک دستر خوان پر مسیحؑ کے ساتھ آپنے کھانا کھایا۔ صفحہ ۵۶ - ۵۷

(ب) ایک دفعہ ان کی قوم کی حالت کا اُن سے ذکر کیا تو اُن پر دہشت غالب آگئی۔ اور مسیحؑ تقدیس میں لگ گئے اور کہا کہ میں تو خاکی ہوں۔ صفحہ ۵۷

(ج) ایک دفعہ اپنے دروازے کی دہلیز پر انہیں کھڑے دیکھا اور اُنکے ہاتھ میں ایک خط میں خدا تعالیٰ کے محبوبوں کے اسماء لکھے تھے اور میرے اور میرے مرتبہ کے متعلق اس خط کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لکھا تھا۔

ھو منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی

فکاد ان یعرف بین الناس صفحہ ۵۷

کفارہ - عیسائیوں کے عقیدہ کفارہ کی شناعت کا ذکر مثلاً (ا) باپنے معصوم بیٹے کو سزا دیدی اور توریت میں جو عہد کیا تھا کہ اسکو ہلاک کرونگا جو گناہ کریگا اسکی خلاف ورزی کی صفحہ ۱۰۱ - ۱۰۲

(ب) پھر بیٹے کو یہ پتہ نہ لگا کہ جنّ قوم جو گناہوں میں انسانوں پر سبقت لے گئے ہیں۔ انکے لئے کفارہ نہ ہوا۔ اور اُنکی ہمدردی نہ کی، یا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی دوسرا بیٹا ہو جسے جنّوں کیلئے مصلوب ہونا چاہیئے تھا۔ ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے اور اسکی تفصیل صفحہ ۱۰۲ - ۱۰۵

(ج) اس فاسد عقیدہ کا اصل موجب ان کا دنیا میں انہماک اور قسما قسم کے گناہوں کے اور دل کی پلیدگی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق ہے صفحہ ۱۰۶

(د) کفارہ پر از راہ نادانی تکیہ کرنیوالے مسیحیوں اور عقیدۂ تثلیث کو ایک سرّ قرار دینے اور اقنوم ثانی ماننے والوں کی ناصحانہ اور پُر حکمت مثال مگر مسیح اور انکے نیک اصحاب اس تمثیل کے مصداق نہیں۔ صفحہ ۱۰۷ - ۱۰۹

(ل)

لعنت - ہزار لعنت اُن مرتد عیسائیوں کے لئے جو اپنے آپ کو مولوی کہلاتے ہیں۔ اگر وہ رسالہ نور الحق کا جواب تین ماہ کے اندر نہ لکھیں اور عاجز آنیکی صورت میں قرآن مجید کی توہین اور آنحضرتؐ کو گالیاں دینے سے باز نہ آئیں۔ صفحہ ۱۵۸ - ۱۶۲

(م)

متنصرین - دیکھو "عیسائی مرتدین"

مجدّد - عادت اللہ ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آئے اور دین اسلام تیروں کا نشانہ ٹھہرایا جائے اور لوگ ارتداد کا طریق اختیار کریں تو حفاظتِ دین اور اسکی اعانت کیلئے اللہ تعالیٰ ایک بندہ کو

کھڑا کر دیتا ہے۔ جو دینِ اسلام کو اپنے علم، صدق اور امانت کے ساتھ تازہ کر دیتا ہے۔ اُسے نبیوں کے علم کا وارث ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور ایسے پیرایوں میں آتا ہے جو فسادِ زمانہ کے پیرایوں کے مناسب حال ہوتے ہیں۔ صفحہ ۲۳۶

محمدؐ ۱۔ آنحضرتؐ پر صلوٰۃ و سلام جو خیر الخلائق اور خاتم انبیاء، فخر اولیاء، امامنا و نبیّنا ہیں۔ اور تنویر قلوب کے لئے اللہ تعالےٰ کے سُورج ہیں۔ صفحہ ۲

۲۔ آپ افصح العجم والعرب اور امام البلغاء والفصحاء اور سید الانبیاء، خاتم الانبیاء اور سلطان الفصاحۃ تھے۔ پھر اُن کی طرف خلاف فصاحت بات منسوب کرنا حد درجہ شوخی اور شرارت ہے۔ ص ۱۹۹-۲۰۰

۳۔ **محمدؐ اور مسیح ناصری میں فرق**، بلحاظ انکے شاگردوں کے۔ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کے متعلق فرمایا کہ اگر شیطان تجھے راستہ میں ملے تو وہ اس راستہ سے ہٹ کر دوسری راہ اختیار کرتا ہے۔ اور حضرت عیسےٰؑ نے اپنے بڑے حواری کا نام شیطان رکھا ص ۱۴۳

محمد حسین بٹالوی (ا) پادری عماد الدین دشمن آنحضرتؐ اور گالی دہندہ کا مولوی محمد حسین بٹالوی کا تعریف کرنا خالی از سبب نہیں۔ یا تو اُسنے انکی تائید میں کوئی بات کی ہے۔ کوئی مناسبت ضرور ہے ص ۵۳

(ب) محمد حسین بٹالوی کا عقیدہ ہے کہ مسیح نزول کے بعد کافروں کو قتل کریگا اور غنائم جمع کریگا ص ۲۷

محمد سعیدی النشار الحمیدی الطرابلسی الشامی

(ا) صالح نوجوان کے حضرت مسیح موعودؑ کے پاس آنے اور اسکے تقویٰ اور صلاحیت کا ذکر اور اسکی کتاب ایقاظ الناس کی تعریف اور یہ کہ وہ بطور مبلغ جائیگا اور وہ ریاضت کش اور صابر ہے۔ عربوں کی حالت کے پیش نظر انہیں تبلیغ کیلئے ایسے شخص کا ملنا غنیمت ہے۔ ص ۲۲-۲۶

(ب) انہیں عربی ممالک میں تبلیغ و اشاعت کتب کیلئے بھیجنے کیواسطے مخلص اور اہل ثروت مقدرت دوستوں سے حسب توفیق چندہ بھیجنے کے لئے تحریک۔ مناسب ہو گا کہ بغیر میرے واسطہ کے اُسی کے نام چندہ ارسال کریں۔ ص ۲۷-۳۰

مخالفین مسیح موعودؑ۔ نزول مسیح وغیرہ مسائل کی حقیقت ماننے سے انکے انکار کی وجہ بخل و تعصب اور انکا یہ قول ہے کہ ہم اسلاف کے اقوال کے خلاف کیوں ایمان لائیں۔ ص ۱۶

مرتدین۔ اسلام سے مرتد ہو کر عیسائیت اختیار کرنیوالوں نے مذہب کی خاطر عیسائیت اختیار نہیں کی۔ بلکہ تکالیف نفسانیہ سے بچنے اور مال و منال کے حصول اور اچھے کھانوں کے لالچ وغیرہ دنیاوی و نفسانی اغراض کیلئے عیسائی ہوئے ہیں اور انکے دیگر حالات اور حضورؑ کا مشورہ کہ ان لوگوں کو انکے مناسب حال خدمات

سپرد کی جائیں تا ان کے شر سے بندوں کو امن اور راحت حاصل ہو۔ ص۴۵-۵۰

مسلمان۔ (ا) عام مسلمانوں کی اس زمانہ میں قابل رحم حالت کا تذکرہ۔ صفحہ ۳

(ب) مسلمانوں کو فتنوں سے بچنے کی تلقین اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کیلئے تیاری اور تزکیہ نفس اور دنیا کی لعنت سے نہ ڈرنے اور خدا کی لعنت سے ڈرنے کی نصیحت ص۳۰/۳۱

(ج) مسلمانوں کی کمزوری حالت کا ذکر اور یہ کہ ادبار اور تنزل اور بلاؤں کی وجہ ہماری غفلت ہے مسلمانوں کو اپنے دعویٰ مہدویت کیطرف توجہ دلانا۔ ص۲۵۲

مسیح موعودؑ ۱۔ ظلمت کے وقت ایک نور کی طرح ہوں۔ ہم امیروں کی طرح نہیں بلکہ فقیروں کی طرح پھٹے پرانے کپڑوں میں چلتے ہیں ص۵۵

۲۔ یہ خیال کہ نزول کے بعد مسیح موعود جنگیں کریگا ایک باطل خیال ہے اور ہمارا یہ عقیدہ نہیں بلکہ مطابق حدیث بخاری یضع الحرب وہ جنگ نہیں کریگا۔ بلکہ حجج قاطعہ سے طاغیوں کے عذرات توڑیگا۔ اور اس کا رعب آسمانی ہوگا اسکی بادشاہت آسمانی ہوگی نہ زمینی ص۷۱-۷۲/۷۶

۳۔ یہ عقیدہ کہ وہ کافروں کو قتل کریگا اور غنائم جمع کریگا یہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا عقیدہ ہے۔ ہمارے نزدیک اسکی جنگ روحانی ہوگی وغیرہ ص۷۴/۷۵

۴۔ **آپ کا دعویٰ** (ا) آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے نذیر ہیں۔ صفحہ ۱۱۹

(ب) اللہ تعالیٰ نے مجھے مہدی وقت اور مجدد بنایا ہے۔ صفحہ ۱۸۴

(ج) اللہ تعالیٰ نے مجھے سلف صالحین کے علوم عطا کئے ہیں اور اپنے پاس سے مجھے علم عطا فرمایا ہے۔ صفحہ ۲۱۱

(د) کئی سال سے بامر الٰہی کہتا ہوں۔ کہ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوں اور صدی کے سر پر آیا ہوں اور تم میری تکذیب و تکفیر کرتے ہو۔ صفحہ ۲۱۶

۵۔ **حلفیہ بیان** (ا) خدا کی قسم میں کافر نہیں ہوں اور میرا خدا جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن پھر بھی علماء میری تکذیب کرتے ہیں ص۸۲

(ب) خدا کی قسم میں ایک ذی شان مسلم ہوں۔ اور صادق ہوں۔ اور آسمان اور رات دن نے اس امر کی گواہی دی۔ ص۲۲۵

(ج) بخدا میں اول الشجعان ہوں۔ میرا دشمن خدا تعالیٰ کا دشمن ہے۔ ص۲۲۳

(د) بخدا میں علماء سے نہیں ہوں و کلما اقول من انواع حسن البیان۔ او من تفسیر القرآن فھو من اللہ الرحمٰن ص۲۷۲

۶۔ **دلیل صداقت** (ا) سب کو مقابلہ کے لئے اکسانا کہ وہ جو تدبیر اور مکر کر سکتے ہیں کر لیں اور پھر دیکھیں کہ خدا مجھے عزت بخشتا ہے ص۲۱۹

لازمی طور پر نزول کے معنے آسمان سے اُترنا نہیں لینے چاہئیں۔ صفحہ ۶۹ - ۷۰

(د) پہلی اُمتوں میں نزول من السماء کی کوئی مثال نہیں پائی گئی۔ بلکہ یوحنا کے نزول کا قصہ اسکے بالکل مخالف پڑا ہے۔ اور توریت میں بھی صعود عیسیٰ اور اسکے نزول کی کوئی مثال نہیں پائی جاتی۔ اور توریت تو مثالیں بیان کرنے میں امام ہے۔ صفحہ ۷۰

نفاق - نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بُرا ہے اور اسی طرح ریاء سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے۔ صفحہ ۶۶

نفث فی الروع - خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف و کسوف جو رمضان میں ہوا ہے۔ یہ دو خوفناک نشان ہیں جو انکے ڈرانے کیلئے ظاہر ہوئے ہیں، جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ صفحہ ۲۲۷

نورالحق - (ا) **غرض تالیف** - جو مسلمان عیسائی ہو گئے ہیں اُن کی بیماری کے علاج کے لئے۔ اور وہ جو کتاب اللہ پر حملے کرتے ہیں۔ صفحہ ۱ و صفحہ ۱۸۳

(ب) اسکی نظیر لانے والے کیلئے پانچہزار روپیہ انعام کا وعدہ صفحہ ۱

(ج) تمام متنصر مولوی کہلانے والے جنکے نام حاشیہ میں درج ہیں اس رسالہ کے مقابلہ کے لئے مدعو ہیں۔ پادری عماد الدین مؤلف توزین اوّل المخاطبین ہے۔ اگر ایسی کتاب لائیں تو اُنہیں پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اور انہیں تین ماہ کی مہلت دیجاتی ہے لیکن وہ ہرگز مقابلہ کیلئے نہ نکلیں گے کیونکہ وہ کاذب ہیں۔ اور عاجز آنے کی صورت میں آنحضرتؐ کو گالیاں دینے اور توہین قرآن شریف سے باز نہ آئیں اور مولوی نام رکھائیں تو اُنپر اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہزار لعنت ہوگی۔ صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۶۲ و ۲۵۹ و ۲۶۰

(د) اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا ہے۔ کہ عماد الدین اس رسالہ کے مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور عاجز آکر رسوا ہوگا۔ صفحہ ۱۵۳ و ۲۶۰

(ہ) نصاریٰ کے آگے برکت اور لعنت رکھتا ہوں اگر مقابلہ میں رسالہ لے آئیں تو دنیا کی برکت انعام اور فتح و غلبہ۔ یا توبہ اور ترک توہین کی صورت میں آخرت کی برکت۔ اور لعنت مقابلہ نہ کرنے اور پھر بھی توہین قرآن سے باز نہ آنے کی صورت میں۔ صفحہ ۱۶۳

(و) نورالحق حصہ دوم کے ساتھ بھی یہی پانچہزار روپیہ انعام اُنکے لئے مقرر ہے جو مکذبین قرآن اور منکرین بلاغت قرآن ہیں۔ دونوں حصوں کی تالیف سے غرض بیوقوفوں کی جہالت کرنا ہے۔ خصوصاً پادری عماد الدین اور شیخ محمد حسین بٹالوی اور انکے اعوان کی۔ اگر کتاب لکھنا چاہیں اور روپیہ جمع کرانے کیلئے کہیں تو اسکے لئے درخواست کی

آخری تاریخ اخیر جون ۱۸۹۴ء تک ہے۔
اسکے بعد سمجھا جائیگا کہ وہ بھاگ گئے۔
(ٹائیٹل پیج نور الحق حصہ دوم)

(ز) جب میں نے اس کتاب کے لکھنے کا ارادہ کیا تو الہاماً بتایا گیا کہ کافر اور منکر اس کتاب جیسی نظم و نثر پر مشتمل کتاب نہیں بنا سکیں گے جو میرے اس الہام کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا ہے وہ مقابلہ پر آئے اور میری کلام کی مانند کلام لائے۔ (ٹائیٹل نور الحق حصہ دوم)

(ح) نور الحق کے دوسرے حصہ میں خسوف و کسوف یعنی چاند اور سورج گرہن کے نشان کا ذکر ہے۔ جو مطابق پیشگوئی آنحضرت صلعم ظاہر ہوا۔ ص۱۸۸ الی آخرہ۔

(و)

وکٹوریہ (ملکہ) (ا) قیصرہ اور اسکے حکام کا ذکر اور انکے احسانات پر شکریہ اور اسکے لئے دعا اور نرم قول سے اُسے اسلام کی طرف دعوت دینا اور فرمانا کہ مذہباً ہم انہیں غلطی پر اور گمراہ خیال کرتے ہیں۔ گو دُنیاوی امور میں فہیم ہے۔ لیکن ایک عاجز بشر عیسیٰ ؑ کو رب العالمین سمجھتی ہے۔ ص۵۵-۵۶

(ب) ملکہ کا ذکر خیر اور اسکی ہدایت پانیکی امید کا اظہار اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے شہزادوں کے دل میں توحید کا نُور ڈال دے۔ اور اسکے ارکانِ دولت بھی دن بدن توحید کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں۔ ص۵۹-۶۰

انڈکس

رسالہ اتمامُ الحُجّة

علی الذی لجّ وزاغ عن المحجة

الف

اللہ تعالیٰ ۱۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء وُہی ہے جو فساد کے وقت مصلح اور ہادی بھیجتا ہے۔ سب گمراہ ہیں مگر جسے وہ ہدایت دے۔ سب مُردہ ہیں مگر جسے وہ زندہ کرے۔ وغیرہ صفات کا ذکر ص۲-۳※

۲۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو رُسوا کرنا چاہتا ہے تو وہ اسکے اولیاء اور محبوبوں کے دشمن ہوجاتے ہیں، انکو تکلیف دیتے، اُنپر لعنت کرتے ہیں،

※ یہ صفحات اس جلد کے ہیں۔ شمس

تو اللہ تعالیٰ انہیں جنگ کا الٹی میٹم دے دیتا ہے صفحہ ۲۸۶

۳۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ رحمان خدا کی کتاب سات سمندروں کی طرح ہے، نکات عرفان کی اقسام کے لحاظ سے ہر ایک پرندہ اپنی چونچ کی مقدار کے لحاظ سے پانی پیتا ہے۔ مگر اولیاء الرحمٰن اس سے بہت پانی پیتے ہیں۔ صفحہ ۳۱۱

آلِ رسول ؐ ۔ آل پاک پر سلام وہ امامت کے چاند تھے۔ استقامت کے راستہ کے پہاڑ یا سردار تھے۔ اُن سے وہی عداوت رکھتا ہے جو موردِ لعنت ہو۔ اُن سے محبت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہے۔ ص۲۷۴

ابن عباس رضؓ ۔ ابن عباس رضؓ نے جو راشدین مہدیین میں سے تھے۔ متوفیك کے معنے ممیتك کئے ہیں ص۲۷۶

اتمام الحجۃ (ا) مولوی رسل بابا امرتسری پر اتمام الحجۃ اور اسکی تبکیت کیلئے یہ رسالہ لکھا گیا۔ اسکا کچھ حصہ عربی میں ہے اور کچھ اُردو میں (ص ٹائٹل پیج)

(ب) اس رسالہ کی تالیف کی وجہ عوام کا مؤلف کتاب حیاۃ المسیح کے اعلان انعام سے دھوکہ کھانا ہے ص۲۸۱ نیز دیکھو "رسل بابا"

اجماع (ا) حیات مسیح پر کوئی اجماع نہیں ہوا۔ اگر یہ سوال ہو کہ اس امر پر اجماع ہوا ہے کہ ائمہ اربعہ کے مذاہب کے خلاف عمل نہ کیا جائے تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ امام احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ جو اجماع کا دعویٰ کرے وہ کاذب ہے۔ صفحہ ۲۸۰ و ۲۹۴ و ۲۹۵

(ب) پھر بہت سے اختلافات جزئیہ ائمہ اربعہ میں موجود ہیں اور ائمہ کے اجماع سے خارج ہیں ص۲۸۰

(ج) **اجماع کے معنوں میں اختلاف**۔ بعض صحابہ تک محدود رکھتے ہیں، بعض قرون ثلاثہ تک اور بعض ائمہ اربعہ تک۔ ص۲۹۵

الہام۔ انا جعلناك المسیح ابن مریم ص۲۷۵

اُمّتِ محمدیّہ۔ اُمّت میں ایسے لوگ واصل باللہ ہیں جن سے خدا تعالیٰ محبت سے کلام کرتا۔ انکے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ انکے دل محبوب کی محبت سے پُر ہوتے ہیں۔ اور انکا باطن روشن ہوتا ہے۔ وغیرہ ص۲۸۹

انعام ۱۔ پادریوں اور محمد حسین بٹالوی اور مولوی رسل بابا اور انکے رفقاء کو علیحدہ علیحدہ یا اکٹھے مل کر نور الحق کے بالمقابل رسالہ لانے کی صورت میں پانچہزار روپیہ انعام۔ صفحہ ۳۰۳ و ۳۰۴

۲۔ مولوی رسل بابا کی طرف سے اپنی کتاب حیاۃ المسیح کا جواب لکھنے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس کا جواب ص۳۰۵

اولیاء اللہ ۱۔ ان پر اللہ تعالیٰ اپنے اسرار منکشف کرتا ہے اور وہ نور اللہ کے مظاہر اور رب العالمین کے چشمے ہوتے ہیں۔ خارق عادت افعال اُن سے صادر ہوتے ہیں۔ اور ایسے اعمال جو عقل و فکر سے بہت بلند ہوتے ہیں۔ پس مکلّم محدّثین کی باتوں کو اپنی باتوں کی طرح نہ سمجھو وغیرہ ص۳۱۰ و ۳۱۱

۲۔ اَولیاء الرحمٰن ان سے شیروں سے بڑھ کر ڈرو۔ انکے خلاف باتیں نہ کرو۔ نہ سب و شتم پر جرأت کرو۔ ابتداء میں انہیں اجہل الناس اضل الناس اور دجال وغیرہ کہا جاتا ہے۔ ہر طرف سے اُن پر لعن و طعن ہوتی اور انکی تکفیر کی جاتی ہے۔ اور تکلیف دئے جاتے ہیں لیکن آخرکار وُہی غالب آتے ہیں۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ صلا ۳۱۲-۳۱۳

۳۔ اہل اللہ۔ بعض اہل اللہ سے الہاماً غصہ دلانے والے کلمات صادر ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کی اشاعت کر دیتے ہیں۔ لیکن وہی کلمات اگر کوئی دُوسرا کہے تو وہ بے ادب اور فاسقوں میں سے ہو جاتا ہے۔ پس اہل اللہ کے ساتھ ادب سے پیش آنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنے رب کے اشارہ سے بولتے ہیں صلا ۳۱۱

ب

بخاریؒ (امام) مقبول الزمان امامِ حدیث ہیں۔ صلا ۲۹۹

ت

تحریف ۱۔ تحریف کرنیوالوں کا نام قرآن میں خنزیر اور بندر رکھا ہے اور اُن پر لعنت کی ہے صلا ۲۹۱

۲۔ ہم الٰہی کلام کی کسی آیت میں تغییر و تبدیل اور تقدیم و تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ہیں سوائے اسکے کہ خود آنحضرت صلعم سے ایسی تغییر و تبدیل ثابت ہو۔ صلا ۲۹۱

تفسیر آیت فلما توفیتنی کو آنحضرت صلعم نے اپنے حق میں استعمال کر کے توفیتنی سے اپنی وفات مراد لیکر اسکے معنے وفات کے معنے متعین کر دئے۔ اگر عیسٰیؑ کیلئے اسکے معنے آسمان پر اٹھائے کے ہوتے تو آپ فرما دیتے کہ ان کیلئے اس آیت کے معنے اور ہیں۔ ورنہ یہ نبی کی شان سے بعید ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرادی معنوں کی تحریف کرے۔ اور اس کی تفصیل صلا ۲۹۵-۲۹۶

سوال۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ توفیتنی میں موت کے معنے ہی مراد ہیں لیکن یہ موت نزول کے بعد وقوع میں آئیگی۔

جواب۔ اس سے یہ ماننا پڑیگا کہ حضرت عیسٰیؑ کی اُمت ابتک نہیں بگڑی اور اس کی تفصیل صفحہ ۲۹۷ - ۲۹۸

توفّی ۱۔ قرآن مجید میں اماتت اور قبض الارواح المرجعۃ کے لئے استعمال ہوا ہے نہ مادی اجسام کیلئے صفحہ ۲۷۶ و ۲۹۳

۲۔ خاتم النبیین اور اصدق المفسرینؐ نے توفیتنی والی آیت کی یہی تفسیر کی ہے۔ صفحہ ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۸۵ و ۲۹۳ و ۲۹۵

۳۔ حضرت ابن عباسؓ نے متوفیك کے معنے ممیتك کئے ہیں صفحہ ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۹۳

۴۔ انکے خلاف اور معنے لینا تفسیر بالرائی ہوگا جو ایک مومن کی شان سے بعید ہے صلا ۲۷۶-۲۷۷

۵۔ بخاری۔ عینی۔ فضل الباری میں توفّی کے معنے اماتت ہی لکھے ہیں صلا ۲۷۷ نیز دیکھو صلا ۲۹۲-۲۹۳

۲۔ انعام سے متعلق۔ اور اس کتاب سے اللہ تو کو اسکے مؤلف کی رُسوائی مقصود ہے۔ ہم آپکو صادق الوعد اور متقی نہیں جانتے اور آپ ہیں بھی فقیر اور ہم عدالتوں میں جانا نہیں چاہتے اسلئے آپنے جو انعام کی رقم مقرر کی ہے۔ وہ امرتسر کے تین رؤسا الشیخ غلام حسن۔ خواجہ یوسف شاہ اور میر محمود شاہ میں سے کسی کے پاس جمع کرادیں۔ اور ان سے کہدیں کہ ہمارے غلبہ کی صورت میں وہ رقم ہمیں دیدیں۔ اگر آپنے ایسا نہ کیا تو آپکا کذب واضح ہوگا۔ اگر اپنے پاس نہیں تو اپنے لوگوں سے مانگ لے۔ حکم جو تم کہو گے اُسے مان لینگے۔ جیسے قسم کے ساتھ فیصلہ دینا ہوگا۔ پھر ایک سال تک انتظار کرنا ہوگا کہ حکم نے سچ بولا ہے۔ صفحہ ۲۸۳ و صفحہ ۲۸۵ و ۲۸۹

۳۔ انعام کا روپیہ جمع کرانے کے لئے مدت اس رسالہ کی اشاعت کے بعد دو ہفتہ تک ہوگی۔ صفحہ ۳۰۶

۴۔ حَکَم۔ ہم راضی ہیں کہ فیصلہ کرنے کیلئے مولوی محمد حسین بٹالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا مقرر ہو جائے۔ لیکن فیصلہ حلفیہ دینا ہوگا اور ایک سال تک قسم کھانے والوں کے ان بلاؤں (یعنی جذام اور اندھاپن) سے محفوظ رہنے کے لئے انتظار کرنا ہوگا۔ اور اس کی تفصیل صفحہ ۳۰۵-۳۰۶

۵۔ بخدا طمع انعام کیلئے جو آپکے واسطے تیار نہیں ہوا بلکہ اسلئے کہ تا حق ظاہر ہو۔ اور مجرموں کا پتہ لگ جائے۔ صفحہ ۲۸۶

۶۔ مولوی رسل بابا کے رسالہ حیات المسیح پر ایک اور نظر اور نیز ہزار روپیہ جمع کرانے کے لئے درخواست۔ صفحہ ۲۹۰

۷۔ رسالہ حیات المسیح میں جو لکھا ہے۔ وہ یا تو صرف دعاوی ہیں اور یا یہودیوں کیطرح قرآن شریف کی تحریف ہے صفحہ ۲۹۰-۲۹۱ و صفحہ ۳۰۱

۸۔ رسل بابا کو خود بھی احساس تھا کہ اسکی کتاب دلائل شافیہ سے خالی ہے جبھی تو اُس نے یہ لکھ دیا کہ میری کتاب سمجھ میں نہیں آئیگی جبتک کوئی سبقاً سبقاً مجھ سے نہ پڑھے۔ ایسا فریب کم ہی سُنا ہوگا۔ کیونکہ دل میں یقین ہوگا۔ کہ کوئی دانا نادان غبی کی شاگردی کیوں اختیار کرے گا۔ صفحہ ۳۰۰-۳۰۲

ش

شعر۔ چار شعر جن میں سے پہلا شعر یہ ہے ؎

هداك الله هل ترضى المواما
لكي تستجلبن منهم حطاما

صفحہ ۲۹۰

ص

صحابہؓ۔ آنحضرتؐ کے صحابہ اور چیدہ احباب پر سلام جو آپ کی اطاعت میں فانی تھے۔ دُنیا کے تارک اور آخرت کے شیدا ہوئے اور اسکے

خزانے جمع کئے اور خدا کی طرف کھینچے گئے وغیرہ صفات۔ صفحہ ۲۷۴ - ۲۷۵

ع

عباد اللہ کے صفات۔ وہ خدا کے اور خدا انکا محبوب خدا کی محبت میں وہ اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں۔ وہ انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ انکے مرتبہ و مقام کو صرف خدا جانتا ہے۔ انکی مخالفت ہلاکت ہوتی ہے وغیرہ ۳۱۰-۳۱۱

علماء ۱۔ جب تکفیر اور گالیوں سے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے تو بد دعاؤں کی طرف رخ کیا۔ ایسے سیہ دلوں کی دعائیں خدا تعالیٰ جو انکے دلوں کے مخفی حالات جانتا ہے کیونکر قبول کرتا۔ پھر انہوں نے گورنمنٹ کے پاس جھوٹی مخبریاں کیں اور لکھا کہ اسکے وجود سے فساد کا اندیشہ اور جہاد کا خوف ہے۔ صفحہ ۳۰۷ نیز دیکھو "مسیح موعود اور انگریزی گورنمنٹ" اور "جہاد"

۲۔ اس زمانہ کے علماء، فقہاء اور مشائخ کی حالت۔ اخلاص باقی نہیں رہا۔ شریعت کے تارک۔ دوسروں پر بے جا حملے کرنا وغیرہ۔ تکبر وغیرہ چھوڑنے کی نصیحت، انکے وعظوں کا لوگوں پر زہریلا اثر۔ صفحہ ۳۰۹ - ۳۱۰

۳۔ انکے چہرے نورِ رحمان سے خالی ہیں اور ان کی تکفیر اور لعنت کرنے کا ذکر۔ حالانکہ پہلے کہتے تھے کہ جبتک کوئی قرآن کا منکر نہ ہو کلمہ شہادتین کا انکار کرکے اپنے کفر کی صراحت نہ کرے۔ وہ کافر نہیں ہوتا۔ صفحہ ۳۱۱ - ۳۱۲ *

عیسیٰؑ ۱۔ **وفات** (ا) عیسیٰؑ کی طبعی موت ان اسرار میں سے ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام سے اطلاع دی۔ قرآن مجید سے اس کی تائید یا عیسیٰ انی متوفیك اور آیت فلما توفیتنی سے ہوتی ہے۔ ص۲۷۵ نیز دیکھو "توفّی"

(ب) قرآن مجید سے وفات مسیح ثابت ہے، ص۲۷۷

(ج) حضرت عیسیٰؑ کا اپنا اقرار کہ اسکی امت میں خرابی انکی وفات کے بعد ہوئی۔ اگر مسیح کو زندہ مانا جائے تو ماننا پڑیگا کہ عیسائیوں نے اپنے مذہب کو اسوقت تک نہیں بگاڑا۔ ص۲۷۷

(د) **اجماع**۔ یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰؑ کی حیاتِ جسمانی پر اجماع ہوا غلط ہے۔ مراد صحابہؓ کا اجماع ہو سکتا ہے۔ ابن عباسؓ نے متوفیك کے معنے ممیتك کے کئے ہیں۔ پھر فلما توفیتنی سے ظاہر ہے کہ نصاریٰ میں گمراہی مسیح کی وفات کے بعد ہوئی۔

(ھ) **حقیقت اجماع** ۱۔ امام بخاری رئیس المحدثین وفات مسیح کے مقر ہیں اسی لئے آیت متوفیك اور آیت فلما توفیتنی کی تفسیر اکٹھی درج کی۔

۲۔ مجمع البحار میں لکھا ہے قال مالك مات۔

۳۔ طبرانی اور مستدرک میں آنحضرتؐ سے بروایت عائشہؓ حضرت عیسیٰؑ کی عمر ۱۲۰ سال بیان ہوئی ہے۔

* بقیہ دیکھیں بعد "د"

۴۔ ابن قیمؒ المحدث نے مدارج السالکین میں لکھا ہے اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو اُن کو آنحضرتؐ کی پیروی کے سوا چارہ نہ تھا۔
۵۔ حکیم الملت ولی اللہ دہلوی نے اپنی کتاب الفوز الکبیر میں متوفیك کے معنے صرف ممیتك لکھے ہیں۔
۶۔ اُمّتِ اسلامیہ کے معتزلہ فرقے مسیحؑ کی موت کے قائل ہیں صفحہ ۲۷۹، ۲۹۴، ۲۹۸، ۲۹۹
۷۔ علامہ شیخ علی ابن احمد نے اپنی کتاب سراج منیر میں مسیح کی وفات کی تصریح کی ہے۔ صفحہ ۲۹۹

۳۔ **عیسیٰؑ کی قبر**۔ حضرت عیسیٰؑ کی بلاد شام میں قبر ہے۔ اور محمد السعیدی الطرابلسی کا خط جسمیں اُسنے اِس امر کے متعلق اطلاع دی ہے اور لکھا ہے کہ انکی والدہ مریم کی قبر بھی قدس کے گرجہ میں ہے صفحہ ۲۹۶، حاشیہ صفحہ ۲۹۷-۳۰۰

۴۔ **عیسیٰؑ کا مقام**۔ مسیح صرف ایک عاجز انسان ہیں۔ خدا چاہے تو ایک دم میں کروڑہا ایسے بلکہ ہزارہا درجہ ان سے بہتر پیدا کر دے۔ مسیح تو صرف ایک معمولی سا نبی تھا۔ اور کروڑہا مقربوں میں سے ایک مقرب۔ انجیل میں لکھا ہے وہ یحیٰ نبی کا مُرید تھا۔ وہ ایک خاص قوم کیلئے آیا۔ ایسی نبوت کا نمونہ چھوڑ گیا جس کا ضرر اسکے فائدہ سے زیادہ ثابت ہوا صفحہ ۳۰۸

ف

فرقے۔ اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگئی اِس اختلاف کو مٹانے کیلئے یہی طریق ہے کہ قرآن کو امام بنایا جائے۔ صفحہ ۲۷۷

ق

قرآن۔ مسلمانوں کیلئے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے۔ صفحہ ۲۹۵

ک

کشف۔ اہل کشف کی مخالفت جن پر بہت سے دقائق حق اور یقین کھولے گئے جو دوسروں پر نہیں کھلے باعث ہلاکت ہے۔ صفحہ ۲۸۰

م

مالکؒ (امام) عظیم الشان امام اور تمام احادیث نبویہ پر گویا ایک دائرہ کی طرح محیط تھا۔ وفات مسیح کا قائل تھا اسلئے انکے سچے پیرو کروڑہا عالم فاضل متقی اور اہلِ ولایت کا بھی یہی مذہب تھا۔ صفحہ ۲۹۴، ۲۹۹

محمدؐ ۱۔ صلوٰۃ وسلام خدا کے مقبول رسول محمدؐ خیر الرسلؐ اور خاتم النبیینؐ پر جو نورِ منیر لائے اور مخلوق کو ظلمت سے نجات دی وغیرہ صفحہ ۲۷۴
۲۔ انسان کاملؐ اور کامل نبیؐ جو کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔ جس سے رُوحانی بعث اور حشر ہوا اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا زندہ ہوگیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاءؐ ختم المرسلینؐ، فخر النبیینؐ جناب محمدؐ ہیں۔ اس کا احسان ہے جو سب چھوٹے نبی یونسؑ ایوبؑ مسیح ابن مریمؑ و ملاکیؑ دنیا میں سچے

سمجھے گئے آپؐ پر درود کیلئے خدانعوسی دعا صـ ۲۰۸

محمد حسین بٹالوی مکفرین کے سرگروہ امام الفتن کو رسالہ نور الحق میں دعوت دیگئی کہ اگر اُسے عربیت میں کوئی حصہ ہے تو اسکی نظیر پیش کرے اور پانچہزار روپیہ انعام پاوے مگر یہ شیخ اور یہ تمام اسکی ذریات محض جاہل اور نادان اور علوم عربیہ سے بے خبر ہیں صـ ۳۰۳ دیکھو "نور الحق"

مسیح موعودؑ ۱۔ **دعویٰ** (الف) مجھے اللہ تم نے اسرار پر اطلاع دی جن میں سے مسیح ابن مریمؑ کی طبعی وفات کا مسئلہ ہے۔ اور مجھے مسیح موعود اور مہدی مسعود منتظر ہونے کی بشارت دی متواتر الہامات اور بشارات پانے کے بعد کتاب اللہ کیطرف رجوع کیا تو مُسے اوّل الشاہدین پایا۔ صـ ۲۷۵ نیز دیکھو "عیسٰی کی وفات"

(ب) مجھے اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے سر پر مجدّد بناکر بھیجا ہے اور مسیح موعود اور مہدی منتظر بنایا اور رسولوں کے علم کا وارث کیا۔ صفحہ ۲۷۵ و ۲۸۹

۲۔ **دلیل صداقت** (الف) اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ہر قسم کی نصرت کررہا ہے اور اسکی عنایت کا ہاتھ ہماری حفاظت کرتا ہے۔ مفسدوں کے منصوبے ہمیں ضرر نہیں دیتے یاتی الارض ینقصہا من اطرافہا صـ ۲۸۶

(ب) خدا کی قسم میں ربّ کائنات کیطرف سے آیا ہوں۔ واشهد ربی انی من اللہ صـ ۲۸۹

۳۔ **آپکے مخالف** کیوں قرآن مجید کو چھوڑتے اور ایسے اقوال میں عمریں فنا کرتے ہیں۔ جو انہیں یقین تک نہیں پہنچا سکتے خدا اور رسول کے قول کو نہیں مانتے۔ صـ ۲۸۷

۴۔ **بعث کا مقصد**۔ میں مسلمانوں کو منعم گروہ میں داخل کرنے اور ضعفاء پر رحم کرنے کیلئے اور اُنہیں وہ کچھ دینے کے لئے آیا ہوں جو پہلوں کو نہیں دیا گیا اور خدائے قدیر کے حکم سے میں اس مقام پر کھڑا ہوا ہوں۔ اور زمانہ کی حالت کا ذکر صـ ۲۸۸

۵۔ **مسیح موعودؑ اور انگریزی حکومت**۔ مولویوں کا آپکے خلاف جھوٹی مخبریاں کرنا اور رسالوں میں لکھنا کہ اسکے وجود سے فساد کا اندیشہ اور جہاد کا خوف ہے۔ حالانکہ جہاد سے اسلام پھیلانا اُنکا اپنا عقیدہ ہے۔ وہ مانتے ہیں کہ اُن کا فرضی مسیح اور مہدی منکرینِ اسلام کو تہِ تیغ کرینگے۔ مگر اس زمانہ میں جنگ اور جہاد سے دینِ اسلام پھیلانا ہمارا عقیدہ نہیں ہے۔ اور نہ یہ عقیدہ ہے کہ جس گورنمنٹ کے زیرِ سایہ رہیں اور اسکے ظلِّ حمایت میں امن اور عافیت کا فائدہ اُٹھاویں اور دین کی بخوشی خاطر اشاعت کرسکیں، اُس سے باغیوں کی طرح لڑنا شروع کردیں اور گورنمنٹ انگریزی میں ہمیں یہ سب باتیں حاصل ہیں۔ اگرچہ مذہب کے لحاظ سے اس گورنمنٹ کو

ہم بڑی غلطی پر سمجھتے ہیں اور شرمناک عقیدہ میں گرفتار دیکھ رہے ہیں۔ انسان کی پرستش کرنا سخت ظلم ہے لیکن ہم دُعا اور توجہ سے اسکی اصلاح چاہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور دلوں کو منور کرے۔ صفحہ ۲۰۶-۲۰۷

مسیح ناصریؑ - دیکھو "عیسٰی"

معتزلہ - فرقِ معتزلہ وفاتِ مسیح کے قائل ہیں وہ بھی ان فرقِ اسلامیہ میں سے ہیں۔ جو تین صدیوں کے بعد اُمت میں پیدا ہوگئے اور امام عبدالوہاب شعرانی کے کلام سے انکے اسلامی فرقے ہونیکا ثبوت صفحہ ۲۷۹-۲۸۰

مفتری ۱- مفتری کو خدا تعالیٰ بہت جلد پکڑ لیتا ہے۔ صفحہ ۲۸۷

۲- کاذب ملعون مفتری لمبی عمر نہیں پاسکتا صفحہ ۲۸۹

مکفرین - دیکھو "علماء"

مُلّا - مُلّا آں باشد کہ بند نشود اگرچہ دروغ گوید (مثل) صفحہ ۲۹۵

مولوی - دیکھو "علماء"

ن

نورالحق - نورالحق کے مقابلہ میں رسالہ لانے کی دعوت شیخ بٹالوی اور رسل بابا اور اُن کے سب رفقاء اور تمام پادریوں کے لئے ہے اکٹھے ہوکر رسالہ لکھیں یا علیحدہ علیحدہ ہم پانچہزار روپیہ دینگے۔ لیکن الہام الٰہی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی کافروں مکفروں میں سے رسالہ نورالحق کا جواب نہیں لکھ سکیگا درخواست مقابلہ کیلئے اخیر جون ۱۸۹۴ء تک مہلت ہے۔ اور روز درخواست سے رسالہ لکھنے کیلئے تین ماہ کی مہلت ہوگی۔ درخواست نہ کریں تو انکی نادانی اور جہالت ہمیشہ کے لئے ثابت ہو جائے گی۔ صفحہ ۳۰۳-۳۰۴

و

وفاتِ مسیحؑ - دیکھو "عیسٰی کی وفات"

بقیہ صفحہ ۴۳

علماء ۱- جو واقعی اہلِ علم ہیں وہ تو ہماری طرف آجاتے ہیں۔ صفحہ ۳۰۱

۲- جو مولوی اچھی طرح اُردو بھی نہیں لکھ سکتے قرآن کریم و احادیث سے بے خبر ہیں وہ محض آبائی تقلید سے ہمارے مخالف ہیں۔ گالیاں دینا تکفیر کرنا ان کا رات دن کا وظیفہ ہے۔ یہ اسلئے ہوا تا وہ پیشگوئی پوری ہو کہ مہدی پر مولوی فتویٰ کفر دینگے۔ کیا وہ ہزارہا اکابر جو وفاتِ مسیح کے قائل رہے کافر تھے؟ صفحہ ۳۰۲-۳۰۳

۳- **دُعا** - یا الٰہی اس اُمت پر رحم کر۔ اگر یہ مولوی ہدایت کے لائق ہیں تو انکی ہدایت کر ورنہ ان کو زمین پر سے اُٹھالے تا زیادہ شر نہ پھیلے۔ صفحہ ۳۰۳

انڈکس

"سرّ الخلافہ"

(بصورت خلاصہ مضامین)

الف

مسلمین۔ صفحہ ۳۵۱
۔ فاولٰئك مع الذین انعم اللہ علیہم الآیۃ
صفحہ ۳۵۷
۔ ان مع العسر یسرا الآیۃ ص۳۶۱
۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ
لحافظون۔ صفحہ ۳۶۲
۔ فیہا یفرق کل امر حکیم حاشیہ ص۳۶۹
۔ و اذ فرقنا بکم البحر۔ الیٰ۔ تنظرون
اور آیت ثم اتخذتم العجل اور آیت
لعلکم تہتدون اور آیت و اذ قلتم
یاموسیٰ لن نؤمن لك اور آیت ثم
بعثناکم اور آیت ظللنا علیکم
الغمام کا ذکر۔ صفحہ ۳۷۵ - ۳۷۶
۔ تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم۔ الیٰ۔
فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ص۳۸۰

ابوبکر صدیقؓ ۱۔ (ا) آپ کی صفات عالیہ کا
ذکر۔ صفحہ ۳۲۶
(ب) بخدا وہ اسلام کیلئے آدم ثانی اور آنحضرتؐ
کے انوار کا مظہر اوّل تھے۔ وہ گو نبی نہ تھے،
لیکن رسولوں کے قویٰ رکھتے تھے ص۳۳۶
(ج) امام الائمہ اور سراج الدین والامۃ
تھے۔ صفحہ ۳۹۲
(د) آپ بلاشک خلیفہ اوّل ہیں صفحہ ۳۲۷
(ھ) آپ فخر الاسلام اور فخر مرسلین ہیں
صفحہ ۳۵۴

۲۔ انکی خلافت پر قرآنی دلائل (ا) آیت
استخلاف دیکھو "تفسیر آیت استخلاف"
(ب) تمام صحابہ میں بلند مرتبہ رکھتے۔ آپ کے
بارے میں آیات خلافت نازل ہوئیں اور
اسکے خلاف اور کسی کو ان کا مصداق ثابت
نہیں کر سکو گے۔ صفحہ ۳۲۷ - ۳۲۸
۳۔ دوسرے نیک کام اور آپکی برکات۔ مثلاً
اوّل حامی و خادم قرآن تھے۔ جمع قرآن اور
اسکی اشاعت کیلئے پوری کوشش کرنے والے۔
آپکی خاص بزرگی یہ ہے کہ خداتعالیٰ نے ہجرت
کے وقت آپ کو آنحضرتؐ کا رفیق سفر بنایا۔
اور مصائب میں ان کا انیس ٹھیرایا۔ اللہ تعالیٰ
جانتا تھا کہ آپ تمام صحابہ سے زیادہ بہادر اور
رسول اللہؐ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔
اسی لئے آپ کو ثانی اثنین کی خلعت عطا
ہوئی۔ کسی اور صحابی کا نام صاحب النبی اور
ثانی اثنین نہیں رکھا گیا اور نہ ان اللہ معنا
کے فضل میں سوائے آپکے کوئی شریک ہوا۔
اور اسکی تفصیل صفحہ ۳۳۸ - ۳۳۹
۴۔ قرآن مجید میں آپ کے سوا کسی اور کا ذکر
نہیں ہوا۔ صفحہ ۳۴۰
۵۔ سلسلۂ خلافت کا حضرت ابوبکرؓ کو
پہلا خلیفہ بنانے کا راز اور سبب۔ جب نبیؐ
اکیلے تھے اسوقت ایمان لائے۔ اور شیعہ بھی
اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مردوں میں سے

اول المؤمنین تھے۔ شدت ابتلاء یعنی ہجرت کے وقت آپ کے رفیق ہوئے۔ ہر غزوہ میں حاضر ہوئے۔ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کئے اور فقراء کی زندگی بسر کی۔ قوم کے لعن طعن سہے۔ تکالیف برداشت کیں اور ایسے وقت میں خلیفہ ہوئے جب منافقین کی جماعت مرتد ہوگئی۔ جھوٹے مدعی نبوت کھڑے ہو گئے تو آپ نے اُن سے لڑ کر پھر ملک میں امن قائم کر دیا اور وہی جامع القرآن تھے۔ پھر مرنے کے بعد سید النبیین کے پہلو میں دفن ہوئے۔ سو نہ زندگی میں آپ سے جُدا ہوئے نہ مرنے کے بعد۔ کتنا ظلم ہے یہ کہنا۔ کہ خاتم النبیین کا مرقد دو کافر غاصب خائنوں کے مابین مشترک ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی ہمسائیگی کی اذیت سے آپکو محفوظ نہ رکھ سکا۔ حالانکہ آنحضرت کا روضہ تو جنت کا ایک روضہ ہے۔ صفحہ ۲۴۱ و ۲۴۴ و ۲۴۵

۶۔ **آپکے نفسی کمالات کا ذکر** صفائے باطنی اور انقطاع الی اللہ کے لحاظ سے اور ظاہری لحاظ سے اپنی اولاد کو مالدار یا والی نہ بنایا۔ اور خود مال جمع نہ کیا پھر وہ آل رسول پر کیونکر ظلم کر سکتے تھے۔ صفحہ ۲۴۷

۷۔ اگر حضرت صدیق دنیادار اور غاصب تھے تو ماننا پڑے گا کہ حضرت علیؓ منافق دنیا دار تھے۔ ص ۲۴۹ نیز دیکھو "علیؓ"

۸۔ آپ کا جوہر آنحضرتؐ کے جوہر کے قریب تھا۔ اور اکثر حالات میں انبیاء کے مشابہ تھا۔ آپ نے اسلام کو زندہ کیا اور دیگر صفات حسنہ اور آپ کے جلیل الشان کاموں کا ذکر ص ۲۵۴

۹۔ صرف آپ کا ہی ذکر قرآن میں ہے۔ آپ سے دشمنی رکھنے والے میں اور خدا میں دروازہ بند ہے۔ اسی لئے شیعوں میں کوئی ولی اور متقی نہیں ہوتا۔ صفحہ ۲۵۴

۱۰۔ **حضرت ابوبکر صدیق کے فضائل پر مختصر کلام**

آپ حلیم، منکسر المزاج تھے۔ آپ کی روح آنحضرتؐ کی روح سے ملی ہوئی تھی۔ فہم قرآن محبت رسولؐ میں سب سے ممتاز اور اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین اور رب العالمین کی رضا میں غائب تھے۔ چونکہ صادق حبِّ الٰہی آپ کے رگ و ریشہ میں متمکن تھی اسلئے آپ صدیق کہلائے۔ گویا آپ کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کی ہے وہ ہمارے رسولؐ کیلئے ظل کے طور پر تھے اور انہیں آپؐ سے ایک ازلی مناسبت تھی۔ وغیرہ صفات۔ صفحہ ۲۵۵ - ۲۵۶

۱۱۔ پھر حضرت صدیقؓ کی فضیلت تمام صحابہ پر آیت فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیهم

مظلوم مانتے ہوئے مومن اور انما المؤمنون
اخوۃ کہکر بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ اور
انہیں بُرے القاب سے یاد کرنیوالوں پر ناراضگی
کا اظہار کیا ہے۔ صفحہ ۳۲۹

۲۔ آیت استخلاف۔ وعد اللہ الذین
امنوا منکم۔ الیٰ۔ لبئس المصیر۔

(ا) اس آیت میں علامات خلفاء کا ذکر ہے
اور اس آیت کا مصداق اتم حضرت صدیق
خلافت ہی اور اسکی تفصیل۔ آنحضرت صلعم کی
وفات اور اسکے بعد مصائب۔ منافقین عرب کا
مرتد ہونا۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا خروج
وغیرہ اور اس سے متعلق حضرت عائشہ رض
کا بیان۔

(ب) یہ آیات پیشگوئیوں پر مشتمل تھیں مثلاً۔
مومنوں میں سے بعض کا خلیفے ہونا۔ آنحضرت صلعم
کی وفات کے بعد فسادات کا رونما ہونا۔ پھر
امن کا قیام۔ اور تمکین دین وغیرہ جو حضرت
صدیق رض کی خلافت کے ذریعہ پوری ہوئیں۔
نہ حضرت علی رض کے عہد خلافت میں۔ کیونکہ ان
کے زمانہ میں تو امن خوف سے بدل گیا تھا۔
صفحہ ۳۳۳ - ۳۳۶ نیز دیکھو صفحہ ۳۵۲ - ۳۵۳

(ج) اس سوال کا کہ خلافت امر روحانی تھی اور
اس کا مصداق حضرت علی رض تھے۔ جواب یہ ہے
کہ آیت استخلاف کی پیشگوئی کا وہی مصداق
ہوگا جو اس آیت میں بیان شدہ اوصاف کا
جامع ہوگا۔ صفحہ ۳۵۳

۳۔ آیت ونزعنا ما فی صدورھم من
غل اخوانا الآیۃ سے استدلال کہ صلحاء
اور اصفیاء میں بھی اجتہادی لحاظ سے تنازعات
ہوسکتے ہیں۔ اور انکے نتیجہ میں غل بھی۔
جنکا آیت میں ذکر شدہ رنگ میں فیصلہ فرمائیگا۔
کیونکہ وہ اسکے محبّ تھے۔ صفحہ ۳۴۷ - ۳۴۸

۴۔ آیت انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ
لحافظون میں فساد زمانہ کے وقت مجدّد
کی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ حفاظتِ
قرآن کا فتنوں کے پھیلنے کے وقت اسکے عطر
یعنی معانی کی حفاظت ہے۔ صفحہ ۳۶۲

۵۔ من کل حدب ینسلون یعنی ہر تری اور
خشکی کے مالک ہوجائیں گے۔ اور ہر ملک اور
ہر طرف انکے فساد کا اثر پایا جائیگا صفحہ ۳۶۴

۶۔ آیت فیھا یفرق کل امر حکیم میں اشارہ
ہے کہ لیلۃ القدر میں جن جن مہتم بالشان امور کا
فیصلہ مقدر ہوتا ہے۔ وہ سب قرآن میں درج
ہیں۔ اور لیلۃ القدر کو بھی قرآن کی وجہ سے برکت
حاصل ہوئی ہے۔ حاشیہ صفحہ ۳۶۹

۷۔ بل احیاء عند ربھم یرزقون شہداء کے
حق میں اسلئے فرمایا کہ تا کافروں کی خوشی کو
پامال کرے جو کہتے تھے کہ ہم نے قتل کر دیا۔
دوسرے غمگین مومنوں کو خوشی پہنچانے کے
لئے۔ صفحہ ۳۷۱ - ۳۷۲

جہاد درست نہیں۔ ہاں پادریوں کے فتنے
حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں لیکن وہ فتنے
تلوار کے نہیں قلم کے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا
قرآن شریف میں منشاء یہی ہے کہ قلم کے
مقابل پر قلم ہے اور تلوار کے مقابل پر تلوار
صفحہ ۴-۲

۲- مولویوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح اور مہدی آتے ہی
تمام کافروں کو جو مسلمان نہیں ہونگے قتل کرینگے
اسلام کی تعلیم نہیں۔ کیونکہ بغیر اتمام حجت
لوگوں کو قتل کرنا کوئی عقل تجویز نہیں کر سکتی
ایسے خیالات کے لوگ کسی قوم کے سچے
خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔

۳- **جہاد نبوی**۔ آنحضرتؐ اور آپکے اصحابؓ
تیرہ سال تک شدید مظالم کا ہونا اور ہجرت کے
بعد بھی کافروں کا چڑھائیاں کرنا اور اُن کا
سب کو قتل کر کے اسلام کو نابود کرنیکا عزم
کرنا۔ تب آسمان پر اُن ظالموں کو سزا دینے
کیلئے فیصلہ ہو گیا اور تلواریں اُٹھانیوالے
تلواروں سے ہی مر گئے۔ ص ۴۰۴-۵-۴

ح

حدیث جمع احادیث ۱۔ تقوم القیامة
والروم اکثر من سائر الناس۔ اسمیں
روم سے مراد نصاریٰ ہیں۔ اور آخری زمانہ
اور قرب قیامت کی قطعی علامت ہیں۔
حاشیہ صفحہ ۲۶۵

۲- لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول
الله ذلك الیوم حتی یبعث فیه رجلا
منی او من اهل بیتی یواطئ اسمه
اسمی و اسم ابیه اسم ابی - (ل) میں
ناموں میں مواطات سے مراد موافقت رُوحانیہ
ہے نہ جسمانیہ۔ کیونکہ خُدا کے پاس ہر ایک
شخص کا نام ہوتا ہے۔ اور اس کا سر مرنے کے
بعد منکشف ہوتا ہے سعید ہو یا شقی ہو ص ۲۷۴

(ب) اس حدیث میں اسم ابیه اسم ابی سے
بھی دونوں میں سر کی مطابقت مراد ہے۔
جیسے آنحضرتؐ کے والدین انوار کے لئے
استعداد موجود تھی۔ لیکن انکے ظاہر ہونے سے
پہلے وفات پا گئے۔ اسی طرح مہدی کا باپ
آنحضرتؐ کے باپ کے مشابہ ہوگا۔ ص ۲۷۵

۳- اقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم
شهیدا ما دمت فیهم۔ بعض کہتے ہیں کہ
اسمیں کما کا لفظ ہے جو کسی قدر فرق پر دلالت
کرتا ہے۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ مشبہ اور مشبہ بہ
کی طرز واقعات میں تو فرق ہو سکتا ہے لیکن
لغات میں فرق نہیں پڑ سکتا۔ اور ابن تیمیہ نے
زاد المعاد میں آنحضرتؐ کا اس قسم کا ایک
مقولہ نقل کیا ہے۔ اقول کما قال یوسف
لاخوته لا تثریب علیکم الیوم۔ حاشیہ ص ۴۰۶

حسینؑ (امام) آپ سید المظلومین تھے ص ۳۵۳

حکم۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس صدی کا مجدد بنایا ہے

تا تمہارے جھگڑوں کا فیصلہ کروں۔ پس تم حکم کی اطاعت کرو۔ صـ۳۲۲

حکومت انگریزی ۔ دیکھو "انگریزی حکومت"

خ

خلافت ابو بکر صدیق رضؓ پر قرآنی دلائل۔ دیکھو "ابو بکر صدیق"

خلفائے ثلثہ ۱۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے اہل صلاح و ایمان ہونے اور دیگر صفاتِ عالیہ و فضائل و مناقب کا ذکر صـ۳۲۶

۲۔ انہیں ایذا دینا خدا کو ایذا دینا ہے۔ خدا کے دیئے ہوئے علم سے میں کہتا ہوں کہ وہ صالح تھے۔ صـ۳۲۷

۳۔ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو اسلام کے دروازے اور خدائی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے۔ انکے حق میں زباندرازی اور انکی اہانت کرنا سوء خاتمہ اور سلب ایمان اور قساوت قلب اور غضب رحمٰن اور اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کا موجب ہے وغیرہ صفحہ ۳۲۷

۴۔ وہ امام ہیں اور امت وسط اور ایدہم بروح منہ کے مصداق۔ انکو نبیوں اور رسولوں کی طرح جزا ملے گی صـ۳۲۷-۳۲۸

۵۔ قرآن انکی حمد و ثنا کرتا، جنتوں کی بشارت دیتا اور انہیں اصحاب الیمین اور سابقون اور اخیار و ابرار اور مقبول قرار دیتا ہے۔ وہ فانی فی اللہ تھے اور انکی دیگر صفات قرآن سے۔ صفحہ ۳۲۸

۶۔ حضرت صدیقؓ اور فاروقؓ اکابر صحابہ میں سے تھے انکی قربانیوں اور خدماتِ اسلام اور آنحضرت صلعم کے روضۂ مبارک میں دفن ہونے کا ذکر جو فضیلت حضرت علیؓ کو حاصل نہ ہوئی وغیرہ اُمور کا ذکر۔ صفحہ ۳۴۵ - ۳۴۶

۷۔ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ اور بقیہ صحابہ کی مدح میں قصیدہ صـ۳۸۶-۳۹۱

۸۔ جو شیعہ صدیقؓ اور فاروقؓ کو گالیاں دیتے ہیں وہ درحقیقت حضرت علیؓ کو گالیاں دیتے ہیں۔ صفحہ ۳۹۱

۹۔ **اعتراضات اور انکے جوابات** (ا) شیعوں کے صدیقؓ اور فاروقؓ پر غصب حقوق اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ پر ظلم کرنے کے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے اپنی جائدادیں اور اموال خدا اور رسول کیلئے چھوڑ دیئے نہ اپنے گھر دولت سے بھرے نہ بیٹوں کو مال دیا اور نہ انہیں اپنا خلیفہ بنایا۔ اور فقر و فاقہ کی زندگی بسر کی۔ انکے متعلق اس قسم کے اعتراضات کی بیہودگی ظاہر ہے۔ وہ اکابر صحابہ سے تھے۔ صـ۳۳۰-۳۴۵

نیز غور کرو خدا تعالیٰ نے صحابہ کی تعریف کی ہے۔

کیا آنحضرت ؐ کی صحبت کا یہی اثر تھا؟ اگر انہیں ناجائز مال کی وادی بھی دی جاتی تو وہ اسپر نہ تھوکتے۔ پھر کیا چند درختوں کیلئے وہ آنحضرت ؐ کی صاحبزادی کو تکلیف دے سکتے تھے۔ صفحہ ۳۳۱

الزامی جواب۔ اگر یہ نوع ایذا کی تھی۔ تو حضرت علی رضؓ نے ابوجہل کی بیٹی کا رشتہ طلب کرنے سے حضرت فاطمہ رضؓ کو ایذا دی تھی۔ صفحہ ۳۳۱

(ب) **اعتراض**۔ اصحاب ثلاثہ کی خلافت کتاب و سنت سے ثابت نہیں اور حضرت علی رضؓ کی ثابت ہے۔ اسلئے اصحاب ثلثہ غاصب و ظالم ہیں۔ صفحہ ۳۳۱

جواب۔ خلافت حضرت علی رضؓ کے ثبوت کا ادّعا محض غلط ہے۔ کتاب اللہ سے انکی خلافت پر کوئی شہادت نہیں۔ آیت استخلاف سے بڑھ کر خلافت کو ثابت کرنے والی اور کوئی آیت قرآن میں نہیں اور قرآنی آیات یقینی ہیں۔ اور آثار و اخبار ظنی اور انکے احکام شکی ہیں۔ ص ۳۳۲-۳۳۳

دیکھو "تفسیر آیت استخلاف"

۱۔ جو اصحاب ثلاثہ کو کافر منافق غاصب ظالم کہتے ہیں۔ (ل) وہ سب صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ان تینوں خلفاء کی بیعت کی تھی۔ ص ۳۴۱-۳۴۲

(ب) پھر قرآن کی صحت کی کیا ضمانت ہے جبکہ کافروں اور مرتدوں کے ذریعہ ہمیں قرآن پہنچا اور اسکی اشاعت ہوئی۔ تو وہ بھی اصل حالت پر نہ ہوگا ص ۳۴۲-۳۴۳

د

دجّال ۱۔ دجّال کی خباثت اور انکے مکروں اور منصوبوں اور گمراہی اور دھوکہ دہی کے طریقوں کا ذکر۔ صفحہ ۳۲۴

۲۔ پادری دجّال معہود ہیں جو غرباء اور سست اور نکمّوں کو مال اور عورتوں کا لالچ دیکر ہر قسم کے فریب استعمال کر کے انہیں گمراہ کرتے ہیں۔ ص ۳۶۷-۳۶۸

۳۔ دجّال کا گدھا بھی ریل کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جس سے سال ایک ماہ اور ایک ماہ ایک دن کی طرح ہوگیا۔ ص ۳۶۸

دُعا (ل) اپنے لئے خداتعالیٰ سے نصرت اور تائید کے لئے دُعا صفحہ ۳۱۹-۳۲۰

(ب) سر الخلافہ پڑھنے والوں کیلئے دُعا کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ صفحہ ۳۲۴

دعوت۔ میری دعوت کو وہ شخص قبول کریگا جو نشأۃ رُوحانیہ میں مضبوطی کو پہنچا ہوگا۔ صفحہ ۳۲۴

دنیا اور دین کا جمع کرنا بہت ہی مشکل امر ہے۔ صفحہ ۴۲۳

ر

روایت جمع روایات - صحابہ اور خلفاء اور اہل بیت کے درمیان اگر کوئی تنازع ہؤا تو وہ اجتہاد کی بنا پر تھا لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا اصل حقیقت مخفی ہوتی گئی۔ اور ان باتوں کو اور رنگ دیا گیا۔ اور واقعات محرف و مبدل ہوتے گئے۔ زیادہ تر اس قسم کی تبدیلیاں درمیانی زمانہ میں ہوئیں جبکہ محض مفترین کی جھوٹی افواہیں سچی خبریں سمجھ لی گئیں۔ اور حالت بایں جا رسید کہ اگر صحابہ اور اہل بیت اس وقت زندہ ہو جائیں تو وہ ان مفتریات کو دیکھ کر خود حیران رہ جائیں۔ صفحہ ۳۴۸ - ۳۴۹

رؤیا کی تعبیریں ۱- بعض وقت خواب میں ہم ایک شخص کو ایک جگہ سے آیا دیکھتے ہیں لیکن وہ نہیں آتا بلکہ اسکی بعض صفات میں مشابہ شخص آجاتا ہے۔ مثلاً

رؤیا - بشیر اول کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے الہام کیا کہ انا نردہ الیك تفضلا علیك اور اس کی والدہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ بشیر آیا ہے اور اُن سے معانقہ کیا ہے۔ اور کہا کہ اب میں جلدی نہیں جاؤنگا تو اللہ تعالیٰ نے اسکی جگہ دوسرا لڑکا دیا جس کا حلیہ بشیر اول کا تھا اور وہی نام اُسے دیا گیا۔

رؤیا - مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا لڑکا محمد احمد جب فوت ہوگیا۔ تو ایک شخص نے اُسی رات جس رات وہ فوت ہؤا تھا - خواب میں دیکھا کہ وہ آیا ہے اور اُس نے کہا کہ غم نہ کرو میں بعض ضرورت کے لئے جاتا ہوں - اور بہت جلدی واپس آؤنگا۔ اور اسکی تعبیر یہ تھی کہ ایک متوفی لڑکے کے مشابہ ایک اور لڑکا دیا جائے گا۔ صفحہ ۳۸۱

روایت اور درایت ایک جوڑا ہے۔ جنکو ایک ہی نظر سے دیکھا جانا ضروری ہے۔ صـ ۴۲۹

ز

زمانہ ۱- موجودہ زمانہ میں فتنوں کی کثرت صـ ۳۱۸

۲- اس زمانہ کی ظلمت ہر ظلمت پر فائق ہوگئی ہے اور اسکی تفصیل۔ صفحہ ۳۶۶

۳- قرآن مجید میں جو آخری زمانہ کی علامات ذکر کی گئی ہیں وہ سب پوری ہو چکی ہیں - پس یہی مسیح اور مہدی کے ظہور کا وقت ہے صـ ۳۶۹

۴- تین اقسام - نصوص قرآنیہ اس امر پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ کی تین قسمیں کی ہیں - پہلی قرون ثلٰثہ - دوسرے حدوث و بدعات کا زمانہ - تیسرا جو زمانہ نبوی کے مشابہ ہے - جو منہاج نبوت کا زمانہ ہے۔ اور اس کا نام آنحضرت صلعم نے آخری زمانہ رکھا ہے - اور تائیدی آیات اور احادیث صـ ۲۸۵

س

سر الخلافہ ۱- یہ کتاب شیعہ اور اہل سنت میں امر خلافت

کے بارہ میں حق کیطرف ہدایت کرتی ہے۔
صفحہ ٹائیٹل پیج

۲۔ یہ کتاب شیخ محمد حسین بٹالوی اور دوسرے علماء مکفرین کے الزام اور ان کی مولویت کی حقیقت کھولنے کے لئے بوعدہ انعام ستائیس روپے شائع ہوئی ہے۔ بالمقابل رسالہ بنانے کے لئے ستائیس دن کی مہلت دی گئی ہے۔ جو روزِ اشاعت سے محسوب ہونگے۔ ٹائیٹل پیج د
صفحہ ۴۰۵، ۴۱۷

۳۔ **وجہ تالیف**۔ بعض شیعی علماء اور معززین کی طرف سے خطوط ملے جو مجھے اپنا دوست خیال کرتے تھے۔ جن میں انہوں نے خلافت اور خاتم الائمہ سے متعلق دریافت کیا تھا۔ چونکہ اکثر شیعہ زباندرازی کرتے اور صلحاء کی طرح نہیں سوچتے۔ اسلئے میں نے یہ رسالہ لکھا۔ اور مجھے معلوم ہے کہ شیعہ کیطرف سے بھی لعنت کے کلمات سُنونگا جیسا کہ پہلے اہل سنت سے سُنے۔ صفحہ ۳۱۹

۴۔ یہ رسالہ ایک تمہید اور دو بابوں پر مشتمل ہے صفحہ ۳۲۰

تمہید (ا) یہ ذکر کرکے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دقائق و اسرار کا علم عطا فرمایا ہے۔ پھر ملت کے مختلف فرقوں کے نزاع کی اصل وجہ یہ بیان کی ہے کہ انہوں نے ایک طرف کو بغیر علم کے بڑھایا۔ اور اسکے مخالف جو بھی تھا اُسے حقیر جانا اور خلاف کہنے والے کو دشمن خیال کیا۔ اور اس قسم کے تعصّب کی ایک وجہ مجادلات نفسانیہ ہوئے جو کہ طالب حق کے لئے زہر قاتل کی طرح ہیں، وغیرہ۔ صفحہ ۳۲۰ - ۳۲۱

(ب) اس کتاب کے پڑھنے والوں کیلئے دُعا کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق دے۔ صفحہ ۳۲۴

باب اوّل خلافت کے بارہ میں۔ خلافت کے معاملہ میں مجھے خُدا کی طرف سے علم دیا گیا ہے۔ اور میرے رب نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ خلفائے ثلٰثہ اہل صلاح و ایمان اور خدا کے برگزیدہ بندے تھے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کیلئے دنیا کی ہر ایک چیز چھوڑ دی۔ اور دیگر صفات عالیہ کا ذکر۔ صفحہ ۳۲۶

باب ثانی مہدی کے بارے میں جو اُمّت کا آدم اور خاتم الائمہ ہے۔ صفحہ ۳۵۹ - ۳۸۶

سعید۔ اتم و اکمل وہ شخص ہے جو حبیب کے عادات کو اپنے اندر لے لے یہانتک کہ وہ الفاظ کلمات اور اسالیب میں محبوب کا رنگ اختیار کر لے
صفحہ ۳۵۶

ش

شعر۔ دو عربی شعر جن میں کتاب کا نام بھی مذکور ہے۔ صفحہ ٹائیٹل پیج

شقی۔ شقی وہ ہے جسے اولیاء و اصفیاء سے ذرہ مناسبت نہ ہو۔ اور اسکے جذبات ردّیہ اُسے حق سے مشغول رکھیں۔ صفحہ ۳۵۶

شیعہ ۱۔ اس رسالہ کی اشاعت پر شیعوں سے بھی

ص

اور انہیں مقاتلہ ہو جانے کی صورت میں بھی آیت وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا میں انہیں مومن قرار دیا ہے۔ نیز فرمایا ہے والزمھم کلمۃ التقویٰ وکانوا احق بھا و اھلھا جنہیں اللہ تعالیٰ متقی قرار دیتا ہے تم انہیں فاسق کہتے ہو۔ نیز فرمایا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الآیۃ

صفحہ ۳۲۹-۳۳۰

۳۔ تمام صحابہ آنحضرتؐ کے بمنزلہ اعضاء تھے۔ بعض آنکھوں اور بعض کانوں بعض ہاتھوں اور بعض پاؤں کی طرح ص ۳۴۱/۳۴۲

۴۔ صحابہ جنہوں نے اپنی عمریں اور اپنے اموال اور جانیں تائید اسلام اور نصرت خیر الانام میں صرف کر دیں انہیں بڑھاپے اور قرب موت کے وقت ارتداد کی کیا ضرورت تھی۔ ص ۳۴۳

۵۔ **صحابہ میں نزاع کی حقیقت** ہر نزاع فساد نیت سے نہیں ہوتا بلکہ صحابہ میں مبدأ تنازعات اجتہاد تھے نہ ظلم اور مجتہد بصورت خطا بھی قابل معافی ہے۔ اور بعض وقت تنازعات کے نتیجہ میں صلحاء اور اکابر اتقیاء میں بھی غل اور حقد پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں خدا تعالیٰ کے مصالح ہوتے ہیں۔ مگر ایسی باتوں کو آگے نہیں بیان کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا صالحین کے درمیان فیصلہ کا طریق خاص ہے۔ اور انکے نزاع کے مآل سے آیت ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا میں اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے

صفحہ ۳۴۷-۳۴۸

۶۔ صحابہ اور خلفاء اور اہل بیت کے نزاع سے متعلق روایات کی اصل حقیقت۔

دیکھو زیر "روایات"

۷۔ صحابہ اور اہل بیت سب رُوحانی اور منقطع الی اللہ تھے۔ مَیں ہرگز یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ دُنیا کے لئے اُن کے آپس میں جھگڑے تھے۔ پس بدگمانی مت کرو۔ صفحہ ۳۴۹

۸۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور دُوسرے صحابہ کی مدح میں قصیدہ ص ۳۸۶-۳۹۱

۹۔ صحابہ کی تعریف میں قصیدہ ص ۳۹۷

۱۰۔ صحابہ کو گالیاں دینے اور انہیں کافر سمجھنے والے ہم سے نہیں اور نہ ہم ان سے ہیں اور ان سے کوئی ولی نہیں ہوگا۔ ص ۴۱۹/۴۲۰

صدق ۔ صدق مشرب اولیاء اور علامات اصفیاء سے ہے۔ ص ۳۵۱

صدیقؓ ۔ مبدأ فیضان کی طرف متوجہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور وہ صفات نبوت کے متصف ہونے کا زیادہ حقدار تھا۔ اور یہ کہ آنحضرتؐ کا خلیفہ ہو۔ اور اپنے متبوع سے متحد اور

حق سے حصہ دیا تھا انہوں نے حقیقت کو
پایا۔ لیکن دوسرے اپنے غلط خیالات پر
جمے رہے۔ اور بہتان، افترا اور توہین کی
طرف مائل ہوئے۔ اگر خداتعالیٰ میرا محافظ
نہ ہوتا تو مجھے قتل کر دیتے۔ جب میں بحکم الٰہی
انکے اوہام کے ازالہ کے لئے کھڑا ہوا تو
وہ اور غضبناک ہوئے۔ اور تکفیر کے فتوے
لکھے۔ اور انکی دوسری بری صفات کا ذکر
صفحہ ۳۲۰ - ۳۲۴

۲- ان ایام میں بعض علماء نے رجوع کیا اور
دشمنوں کے خبیث اقوال سے بیزاری کا
اظہار کیا ہے۔ ص۳۲۳

علماء ہند کے نام ایک مکتوب۔ انہیں سے
سترہ علماء کے نام درج کئے ہیں۔ علماء کی
تکفیر اور لعن طعن کا ذکر۔ مسئلہ نزولِ مسیح
اور ان کی وفات پر بحث۔ اُن کا خلافِ
احکام خداوندی بدظنی، تجسس اور ہنسی
اور استہزاء اور غیبت کا مرتکب ہونا۔
دعویٰ کے بعد انکے انکار اور اعراض کو
دیکھ کر آخر کار عربوں کی طرف متوجہ ہونا۔
اور عربی کتب تالیف کرنا۔ سوچتے نہیں
اسلام کی زبوں حالی کا تقاضا دجال کا ظہور
نہ تھا۔ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ۔
میرے ہمدردِ اسلام اور خادمِ دین ہونے کا
انہیں علم ہے۔ صفحہ ۴۲۱ - ۴۲۹

علیؓ (حضرت) ۱- اگر حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ
بالفرض غاصب دنیادار تھے تو حضرت علیؓ
کو منافق دنیادار ماننا پڑیگا جو مرتد کافروں کے
ساتھ مداہنت اور تقیہ کرکے تیس سال تک
ملے رہے۔ اُنکی بیعت کی، اُنکے پیچھے نمازیں
پڑھتے رہے، اُنکی شوریٰ میں حصہ لیا۔ اور
ہر امر میں اُنکی اعانت کی۔ حالانکہ وہ اگر ایسے
تھے تو انہیں حضرت ابراہیمؑ کی طرح ہجرت
کرجانی چاہیئے تھی۔ اگر مسیلمہ کذاب کے
پیچھے ایک لاکھ آدمی لگ گئے تو یہ اپنی
فصاحت و بلاغت کے زور سے اس سے
زیادہ لوگوں کو اپنے ساتھ ملا سکتے تھے۔
پھر تعجب ہے کہ انہوں نے صدیقؓ اور فاروقؓ
کو کافر، مرتد، اور منافق خیال کرتے ہوئے
کیسے بیعت کرلی۔ ص۲۴۹-۲۵۱

۲- انہیں نبی الثقلین کی تقلید اور شجاعتِ حسینؓ
کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تھا، نہ کہ حیلہ سازوں
کا طریق اختیار کرتے۔ ص۲۵۱

۳- حضرت علیؓ حجۃ اللہ علی العباد اپنے زمانہ
میں خیر الناس تھے۔ لیکن آپکی خلافت کا
زمانہ فتن کا زمانہ تھا اور پہلے خلفاء کیطرح
اشاعتِ دین نہ کرسکے۔ ص۲۵۲-۲۵۳

۴- **فیصلہ معاویہ اور حضرت علیؓ کی خلافت کے متعلق**
والحق ان الحق کان مع المرتضیٰ و من
قاتلہ فی وقتہ فقد بغی وطغی۔ ص۲۵۲

۵۔ حضرت علیؓ کے فضائل ۱۔ دُعا اللھم
والِ من والاہ وعاد من عاداہ۔
آپ نقی تقی خدا کے محبوب اور اسد اللہ الغالب
تھے۔ جنگوں میں کئی معرکے مارے۔ اللہ تعالیٰ
کے مقرب بندوں میں سے تھے۔ چونکہ
قرآن مجید کا عظیم فہم انہیں دیا گیا تھا۔
مجھے خواب میں انہوں نے قرآن مجید کی ایک
تفسیر دی اور میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ
وہ مجھے شناخت کرتے ہیں اور میرا عقیدہ
جانتے ہیں۔ صفحہ ۳۸۵ نیز دیکھو "کشف"

عمرؓ حضرت عمرؓ کی صفات عالیہ کا ذکر صفحہ ۳۲۶

عیسیٰؑ ۱۔ عیسیٰؑ کا نزول دیکھو "نزول مسیح"
۲۔ آنیوالے مسیح کا نام جو بعض آثار میں
آیا ہے۔ بعض علماء کبار کے نزدیک وہ
وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً
علامہ زمخشری نے حدیث الا مریم و ابنہا
عیسیٰ کی تشریح میں لکھا ہے کہ ظاہراً یہ قرآنی
آیات کے مخالف ہے۔ اور اسمیں عیسیٰؑ اور اسکی
والدہ سے مراد ہر متقی آدمی ہے جو انکی صفات
پر ہو۔ اسی طرح کتاب التیسیر شرح الجامع الصغیر
میں امام عبد الرؤف المناوی نے اس حدیث
میں "ھما و من فی معناھما" مراد لی ہے۔
صفحہ ۳۷۷
۳۔ اسی طرح امام مالک اور ابن قیم اور ابن
تیمیہ اور امام بخاری اور بہت سے اکابر امت
موت مسیح ماننے کے باوجود انکے نزول کے
جسکی خبر آنحضرتؐ نے دی قائل تھے۔ اور
تفصیل خدا کے سپرد کرتے تھے۔ صفحہ ۳۷۷/۳۷۸
۴۔ آنیوالے مسیح کا نام عیسیٰ اور احمد رکھنے
میں حکمت۔ دیکھو "مسیح موعود"
۵۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے فضل سے یہ کھولا ہے
کہ عیسیٰؑ اور امام محمد غائب دونوں وفات
پا چکے ہیں اور آنیوالا مسیح موعود اور احمد المسعود
میں ہوں۔ صفحہ ۳۸۰

غ

غلطی جمع غلطیاں ۱۔ محمد حسین بٹالوی کی نکتہ چینی
کہ عربی کتابوں میں غلطیاں پائی جاتی ہیں آپ
اسکے جواب میں فرماتے ہیں۔ درحقیقت
ہماری صرفی یا نحوی غلطی صرف وہی ہوگی
جسکے مخالف صحیح طور پر ہماری کتابوں کے
کسی اور مقام میں نہ لکھا گیا ہو۔ ورنہ اسکو
سہو کاتب سمجھنا چاہیئے : غلطی۔ قرآن
شریف کے سوا کسی بشر کا کلام سہو اور
غلطی سے خالی نہیں۔ جس جلدی میں یہ
کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس لحاظ سے تو وہ
خارق عادت ہیں۔ صفحہ ۳۱۶
۲۔ بٹالوی صاحب تو خود قائل ہیں کہ لوگوں
نے امرء القیس اور حریری کے کلام میں
بھی غلطیاں نکالی ہیں۔ صفحہ ۳۱۶
۳۔ بعض خوش فہم آدمی چند سہو کاتب یا کوئی

۱۴- مکفرین اور مکذبین سے خطاب کہ اگر
میں حق پر ہوُا تو ظالموں کا انجام کیا ہوگا۔
اور یہ کہ میں نے امر خلافت کو اللہ تعالیٰ کے
حکم سے قبول کیا ہے اور اس سے متعلق
الہامات ص۲۲۵ نیز دیکھو "الہام"
۱۵- محبّتِ حق کی وجہ سے دشمنوں کی تکفیر کا
نشانہ بنا اور اسکی تفصیل۔ جب مجھے خدا
نے اِس صدی کا مجدّد اور اس اُمّت کے
لئے مسیح موعود بنایا تو مسلمان جاہلوں
کی طرح غصّہ میں بھر گئے۔ مَیں نے سِرًّا
و علانیہ انہیں تبلیغ کی لیکن نصیحت کا
کوئی فائدہ نہ ہوُا۔ اور مجھے ملعون،
کاذب، مفتری ٹھیرایا گیا۔ ہر ایک نے
میرا ساتھ چھوڑ دیا۔ مگر خدا نے میری
حفاظت کی۔ ص۳۱۸
مشکل مسائل کا حل۔ مشکلات کیلئے عمل
صالح بجالانا اور ظلم و تعصب کو چھوڑنا
ضروری ہے۔ صفحہ ۳۳۸
مومن۔ جب مومن کو بغیر وجہ گالیاں
دی جائیں۔ اسکی تکفیر کی جائے تو وہ
انبیاء کے مشابہ ہوتا ہے۔ ص۳۲۷
مہدی ۱۔ مہدی اُمّت کے آدم اور خاتم الائمہ
ہیں۔ صفحہ ۳۵۹
۲- ضرورت مہدی۔ دِلوں میں قرآن کا
اثبات بغیر ایک پاک انسان کے جو خدا
کی طرف سے نفخِ روح سے منوّر ہو نہیں ہوسکتا
پس وہی مہدی ہے جو خدا کی طرف سے
ہدایت دیا جاتا اور اسی سے علم حاصل
کرتا ہے۔ اور لوگوں کو اس طرف دعوت
دیتا ہے۔ چونکہ وہ ضالین اور مضلین کے
غلبہ کے وقت آتے ہیں۔ اس لئے وہ
عماد الدین ہوتے ہیں۔ اور اُن کے نام
میں یہ اشارہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے
ان کو پاک کیا ہے اور ایسے راستے
دکھائے ہیں جو بغیر خدا کے دکھائے
معلوم نہیں ہوسکتے۔ ص۳۶۲
۳- مہدی نام میں حکمت۔ آخری زمانہ
کے امام یعنی "مہدی" کے نام میں اشارہ
ہے کہ وہ زمانہ ضلالت ہوگا۔ انوارِ ایمان
باقی نہیں رہیں گے۔ تب خدا تعالیٰ ایک
مرد کو جلالی اور جمالی کے دونوں ہاتھوں
سے پیدا کریگا۔ نصاریٰ پر اتمام حجت کی
وجہ سے وہ اسے عیسیٰ کا نام اور اسوجہ
سے کہ وہ خود اسکی ہدایت کریگا۔ اُسے
مہدی امین کا نام دیگا۔ ص۳۶۲-۳۶۳
۴- مہدی جو مجدد صلاح ہے اور مہدی موعود
اور امام معہود اور خلیفہ رب العالمین کے
نام دیا گیا ہے۔ اس کا نام مہدی اور آدم
اور عیسیٰ رکھے جانے کی وجہ اور اس کا
راز۔ صفحہ ۳۶۴-۳۶۶

۵- مہدی کے زمانہ کی بڑی علامت یاجوج
ماجوج کے فتنوں کا کمال عروج پر ہونا
ہے۔ صفحہ ۲۶۵ و ۲۲۸

۶- مہدی کے ہندوستان سے ظہور کی وجہ
یہ ہے کہ اس میں ارتداد کے دروازے
کھلے ہیں۔ ہندوستان کے فتنوں کی نظیر
کسی اور ملک میں نہیں پائی جاتی۔ اور
احادیث میں لکھا ہے کہ دجّال بلادِ مشرقیہ
میں ظاہر ہوگا۔ مکہ مدینہ میں نہیں آسکتا
کیونکہ وہ رعب دجّال سے محفوظ ہیں ص۲۷۱

۷- صاحب الغار مہدی (ا) یہ قول کہ
مہدی غار میں پوشیدہ ہے بے اصل ہے
یہ ایسا ہی قول ہے جیسے خلاف قرآن
یہ قول کہ عیسیٰؑ مرے نہیں بلکہ آسمان کی
طرف بجسدہ العنصری اُٹھائے گئے۔
سوائے اسکے جو ان امور کو استعارات
کے رنگ میں لیا جائے جیسے شہداء
کے متعلق فرمایا کہ وہ مرے نہیں بلکہ زندہ
ہیں اور عند ربہم یرزقون اور اس کی
تفصیل ص۲۷۱-۲۷۲

(ب) معلوم ہوتا ہے اہل بیت النبوۃ
میں سے کسی امام کو امام محمدؐ سے متعلق
یہ الہام ہوا تھا اور مراد استعارہ تھا۔
گویا مرنے کے بعد جو نیکوں کو قبر ملتی ہے
اُسے غار سے تشبیہہ دی گئی۔ اور اس کا
جو مثیل آنیوالا تھا۔ اُسے خروج از غار
سے تعبیر کیا گیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں آنحضرتؐ
کے وقت کے یہود کو اُنکے آباء کے جو
موسیٰؑ کے وقت میں تھے۔ اتحاد آراء کی
مناسبت سے قائم مقام قرار دے کر خطاب
کیا گیا اور متعلقہ آیات ص۲۷۵-۲۷۶

۸- سوال- مہدی موعود بنی فاطمہ سے آنا چاہیئے۔
جواب- یہ بے اصل وہم ہے۔ یہ اختلافی
بات ہے۔ روایات میں ہے مہدی بنی
فاطمہ سے ہوگا۔ یا ولد عباس سے۔ بعض
میں ہے انہ منّا۔ بعض میں ہے امام حسنؓ
کی اولاد سے اور بعض میں امام حسینؓ کی اولاد سے
اور ایک روایت میں ہے آنحضرتؐ نے
فرمایا کہ سلمان فارسی ہمارے اہل بیت میں سے
ہے۔ اور کتاب التیسیر میں ابوہریرہؓ سے
مروی ہے جو اہلِ فارس سے اسلام لے آئے
وہ قریشی ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا اعلان
کہ میں فارسی الاصل ہوں اور آنحضرتؐ نے
فرمایا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا۔ ص ۲۸۵/۲۸۶

ن

نزول مسیح کی حقیقت- جب کسی نبی کی اُمت
میں فساد پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک
کرنے کی بجائے رحم کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ
نبی متوفی کی توجہ اس طرف پھیرتا ہے تو اسکی
رُوح مضطرب اور بیقرار ہو کر اسکی اصلاح

چاہتی ہے اور وہ خود نہیں آسکتی تو اللہ تعالیٰ اس کا مثیل پیدا کرتا ہے جس کا قلب اس کے قلب سے مشابہ اور اس کا جوہر اس کے جوہر سے مشابہ ہوتا ہے۔ تو وہ مثیل نبی اس سے خوش ہوتا ہے اور اپنے کو نازل خیال کرتا ہے نزول عیسیٰ کا بھید بھی یہی ہے۔ اور اس کی تائید حدیث سے۔ صفحہ ۲۷۳-۲۷۴، ۴۰۹ نیز دیکھو "حدیث"

۲۔ نزول کی تفسیر آنحضرت ؐ نے بیان نہیں فرمائی بلکہ مسافر کے معنوں میں استعمال کیا ہے لیکن توفی جو عیسیٰ کے حق میں آیا اس کے معنے آنحضرت ؐ اور ابن عباس رض نے اماتت کے سوا اور کوئی نہیں کئے۔ اس لئے لفظ نزول متشابہ ہے اور لفظ توفی محکم پس محکم کی پیروی کرنی چاہئے صفحہ ۳۷۶-۳۷۷، صفحہ ۴۰۵-۴۰۹، ۴۱۱، ۴۲۶

۳۔ نزول سے متعلق میں نے عیسیٰ کا پہلو اختیار کیا ہے اور مولویوں نے ان کے مخالف یہودیوں کا۔ صفحہ ۴۱۰، ۴۱۲

۴۔ نزول ایلیاء کا واقعہ دو قوموں کی متفقہ شہادت سے ثابت ہے تو وہ غلط نہیں ہو سکتا۔ صفحہ ۴۱۳

۵۔ آنحضرت ؐ کا مسیحؑ کو اپنی امت سے قرار دینا۔ نزول روحانی کا موید ہے۔ صفحہ ۴۱۳-۴۱۴

نکتہ چین۔ نکتہ چینوں کے لئے ہدایت اور واقعی غلطی کی شناخت کے لئے ایک معیار۔ صفحہ ۳۱۶ دیکھو "غلطی"۔

نور الحق۔ حمامۃ البشریٰ کا ذکر اور رسالہ نور الحق کے بالمقابل رسالہ لکھنے کے لئے اخیر جون ۱۸۹۴ء تک جو میعاد تھی وہ گذر گئی مگر کسی مولوی نے بالمقابل رسالہ لکھنے کی غرض سے انعام جمع کرانے کے لئے کوئی درخواست نہ بھیجی۔ صفحہ ۳۱۶

نور الدین (المولوی الحکیم) کی تعریف کہ وہ احب الاصدقاء و اصدق الاحباء ہیں۔ اور ان کے لڑکے محمد احمد کے فوت ہو جانے اور اس کی بجائے ویسا ہی اور لڑکا دئے جانے سے متعلق ذکر۔ صفحہ ۳۸۱

و

الوصیت۔ یاد رکھو جو صدیق اور فاروق کو گالیاں دیتے ہیں وہ حضرت علی کو گالیاں دیتے ہیں کیونکہ وہ اس کا سبب ہوتے ہیں۔ صفحہ ۳۹۱

وفات مسیح۔ دیکھو "عیسیٰ"

ولی جمع اولیاء۔ (و) **علامات اولیاء کرتو** ان کے چہروں میں عشق اللہ کے انوار پائے گا۔ وہ کامل متقی ہوتے ہیں۔ ان کی معرفت بھی اتقاء کی آنکھ پر موقوف ہے اور وہ منصور ہوتے ہیں وغیرہ۔ صفحہ ۴۲۰

(ب) اولیاء اللہ کو گالیاں دینا کوئی معمولی امر نہیں بلکہ خدا ایسے شخص کا دشمن ہو جاتا ہے۔ صفحہ ۴۲۰